آئینۂ وھابیّت

(بےنقاب حقیقت)

ہندوستان میں وھابیّت اور انگریز فائنانسنگ کا ظہور

نیز

غیر مقلدین کی علمی و عملی حالت

از قلم احقاقِ رقم

شہزادِ رضا علامہ محمد عدنان سعیدی رضوی دامت برکاتہم

پیشکش ، ترتیب و تدوین

ابوالمیزاب اویس قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظِ سعید

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

مولیٰ صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک ﷺ خیر الخلق کلھم

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز

چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

حق و باطل اور خیر و شر کی معرکہ آرائی عہد قدیم سے ہوتی چلی آئی ہے اور باطل آج بھی اپنی پوری توانائی سے حق کو نیست ونابود کرنے کیلئے سر گرم عمل ہے، طاغوتی طاقت نے حق کے خلاف بے شمار محاذ کھول رکھا ہے اور ہر سمت اسلام بیزار طوفان برپا کر دیا ہے، غیر مقلدین اپنی شدت پسندی اور فکری آوارگی کیلئے بہت مشہور ہیں ان نام نہاد اسلام کے جھوٹے ٹھیکیداروں سے اسلام کو جو زبردست نقصان پہنچا ہے وہ اہل علم و دانش سے مخفی نہیں ہے اور عصر حاضر میں وہابی ازم کے پرستاروں سے اسلام کی صاف ستھری شبیہ جس طرح داغدار ہو رہی ہے وہ بھی جگ ظاہر ہے ۔

سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد اور برطانوی حکومت کے غاصبانہ قبضے کے نتیجے میں متحدہ ہندوستان میں مذہب کی آڑ میں جن فتنوں نے سر ابھارا ان میں ایک بڑا فتنہ وہابیت کی شکل میں ظاہر ہوا ۔

یہودیت و نصرانیت کے بطن پلید سے پیدا تحریک وھابیت کی حقیقت کو طشت از بام کرنے کیلئے دنیائے اسلام کے ہزاروں علمائے حق نے قربانیاں پیش کی ہیں مگر سرزمین ہند میں اس مذموم تحریک کی سر کوبی میں مجاہد آزادی علامہ فضل حق خیر ابادی اور علامہ فضل رسول بدایونی علیہا الرحمہ نے اپنے عہد میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، آپ کے بعد جماعت حقہ کی سچی قیادت کا لازوال اور بے مثال کارنامہ مجدد دین وملت امام ربانی اعلی حضرت عظیم البرکت الشاہ **امام احمد رضا خاں** قادری بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ نے انجام دیکر اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کی ایسی رضا حاصل کی کہ آپ کی طرف نسبت مذہب حق کی پہچان بن گئی، آپ کے دور میں بے شمار جلیل القدر عمائدین دین وملت نے وہابیت کی بیخ کنی فرمائی اور چاند پر تھوکنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچا یا۔

بعدہ آج بھی اس مشن پر عمل کرتے ہوئے ہماری جماعت کے بے شمار علمائے حق شب وروز اپنی تقریر وتحریر کے ذریعے باطل کا سر کچلنے میں کفن بردوش ہیں انہیں مقدس ہستیوں میں سے ایک منفرد ھستی مسلک اعلی حضرت کے سچے نگہبان شمشیر وسنان برگردن وہابیان وگمراہان **حضرت علامہ عدنان سعیدی** دام ظلہ النورانی کی ہے آپ کا ایک مستند مضمون " **ہندوستان میں وہابیت اور انگریز فنانسنگ کا ظہور** " نظر نواز ہوا جو کئی قسطوں میں ہے اس میں محترم نے دلائل باہرہ

سے گردن وہابیت کو مروڑ کر ان کی دھجیاں بکھیر دی ہیں اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ رضا کے شیر آج بھی تمہارے باطل نظریات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کیلیۓ شمشیر بکف ہیں۔

کلکِ رضؔا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعدا سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

اللہ تعالی جل مجدہ الکریم کی مقدس بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے صدقہ و طفیل محترم کو اس مشن میں ثبات و دوام عطا فرمائے اور زور قلم عطا فرما کر مسلک اعلی حضرت کی تادم حیات سچی پاسبانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کا مخلص
محمد انوار الحسن خاں نعیمی امجدی عفی عنہ

ہندوستان میں وہابیت اور انگریز فنانسنگ کا ظہور

سارے عالم اسلام میں غیر مقلدین کا فرقہ باقاعدہ جماعتی رنگ میں نہ کبھی پہلے تھا اور نہ ہی اب موجود ہے۔ صرف ہندوستان ایک ایسا ملک تھا جس میں یہ فرقہ کہیں کہیں پایا جاتا تھا لیکن ہندوستان میں بھی انگریز کی حکمرانی سے قبل بھی اس گروہ کا کہیں بھی نام ونشان تک نہ ملتا تھا۔

ہندوستان میں اس فرقہ کا ظہور ووجود، انگریز کی **نظر کرم اور چشم التفات** کا رہینِ منت ہے،
ہندوستان میں جب انگریز نے اپنے منحوس قدم جمائے تو اس نے مسلمانوں میں انتشار و خلفشار، اختلاف افتراق اور تشدد اور لامرکزیت پیدا کرنے کے لئے لڑاؤ اور حکومت کرو کے شاطرانہ اصول کے تحت یہاں کے باشندگان کو مذہبی آزادی دی۔ جس کے پردے میں مذہبی آزاد خیالی اور ذہنی آوارگی کو پروان چڑھانے میں اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لایا کیونکہ وہ ابلیسی سیاست تھا، بنابریں وہ بخوبی جانتا تھا کہ مذہبی آزاد خیالی ہی تمام فتنوں کا منبر، مصدر اور سرچشمہ ہے،
اس مذہبی آزادی کے نتیجہ میں فرقہ غیر مقلدین ظہور پذیر ہوا۔ پھر اس فرقہ کے بطن فتنہ پرور سے فتنہ نیچریت، فتنہ انکار حدیث، فتنہ مرزائیت اور فتنہ اناحیت و تشدد پسندی نے جنم لیا۔

مذہبی آزادی کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص جو مذہب چاہے، اختیار کرے، اپنی سمجھ اور فہم کے مطابق، قرآن و حدیث کا جو مطلب چاہے بیان کرے، قرآن و حدیث کے الفاظ کو غلط معانی پہنائے، ان کے مفاہیم کو مسخ کرے اور ان کے مضامین کا حلیہ بگاڑے اس کو کوئی پوچھنے والا نہ ہو

چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب اس بارے میں اپنے انگریز سرکار کے "حضور" خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ،

کتب تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو امن و آسائش و آزادگی اس حکومت انگریزی میں تمام خلق کو نصیب ہوئی کسی حکومت میں بھی نہ تھی (یعنی انگریز سے قبل عالم اسلام کے سلاطین مثلاً سلجوتی، عثمانی سلاطین، وغیرہ ہم کے ادوار حکومت اس امن و آسائش اور آزادگی مذہب سے خالی تھے) اور وجہ اس کی سوائے اس کے کچھ نہیں سمجھی گئی کہ گورنمنٹ نے آزادی کامل ہر مذہب والے کو دی۔

ترجمان وہابیہ ص ١٦

دوسرے مقام پر تحریر کرتے ہیں کہ:

اور یہ لوگ (غیر مقلدین) اپنے دین میں وہی آزادگی برتتے ہیں، جس کا اشتہار بار بار انگریز سرکار سے جاری ہوا

ترجمان وہابیہ ص ٢٢

ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ:

اور (مقلدین) چاہتے ہیں کہ وہی تعصب مذہبی و تقلید شخصی اور ضد و جہالت آبائی جو ان میں چلتی آتی ہے قائم رہے اور جو آسائش رعایا ھند کو بوجہ آزادی مذہب گورنمنٹ نے عطاء کی وہ اٹھ جائے

ترجمان وہابیہ ص ١١٠

گویا کہ غیر مقلدین وھابیہ انگریز کی عطا کردہ آزادی مذہب کے نتیجے میں پیدا ہوئے اور انگریز کے اغراض و مقاصد اور خواہشات کی تکمیل کے لئے آگے بڑھے، اور باطل کے مختلف محاذوں میں شجر

اسلام پر خشت باری اور انگریز کے حضور حاضر، ہو کر کہا کہ ہم فدایان آنجناب کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہ کریں گے، صرف جناب اشارہ آبرو کی ضرورت ہے۔

چنانچہ انگریز کے اشارہ سے یہ لوگ باطل کے تین محاذوں پر ڈٹ گئے اور انگریز کی خواہشات کی تکمیل میں ہر امکانی سعی بروئے کار لائے، ان تین محاذوں کی تفصیل ذیل میں ملاحضہ فرمایئے۔

(1) ۔تقلید کی برکت سے جو جھوٹے فرقے اور باطل گروہ زیر زمین دفن ہو گئے تھے، ان میں ایک فرقہ اہم معتزلہ کا تھا، یہ فرقہ قرآن و حدیث کی تحریف میں سب سے نمایاں تھا، انگریز نے ھندوستان میں اپنے اقتدار کو استحکام بخشنے اور مسلمانوں میں خلفشار پیدا کرنے کے لئے اس فرقہ کے احیاء کی ضرورت محسوس کی، اس مقصد کی تکمیل کے لئے احناف میں تو اس کو کوئی موزوں آدمی نہ ملا تو اس کی عقابی نگاھوں نے غیر مقلدین میں سے ایک ایسے شخص کا انتخاب کیا جو اس کام کے لئے نہایت موزوں و مناسب تھا وہ آدمی کون تھا؟

سر سید بانی علی گڑھ کالج، سر سید نے کہا حضور یہ فدوی بڑا خوش بخت ہے کہ جناب والا کی نظر انتخاب اس حقیر پُر تقصیر پر پڑی ہے۔ چنانچہ سر سید نے نیچریت کے نام سے ایک فرقہ کی بنیاد رکھی، جس نے فرقہ معتزلہ کی تحقیقات کو نئے انداز، نئے اسلوب اور نئے عنوان سے خوشنما اور دلکش الفاظ میں امت کے معدے میں اتارنے کی سعی نامشکور کی اور اس سلسلہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی بناء پر سر کے خطاب سے نوازے گئے۔

(2) ۔قرآن کریم کے صحیح مفہوم کو متعین کرنے کے لئے احادیث سے بڑی مدد ملتی ہے بلکہ احادیث کے بغیر قرآن کریم کا سمجھنا ناممکن ہے،

مگر انگریز اس کا متمنی تھا کہ ھندوستان میں کوئی ایسا فرقہ وجود میں آئے جو احادیث کے بغیر قرآن کریم کو سمجھنے کا دعویدار ہو اور احادیث کی ضرورت واہمیت سے انکار ہو اور اس سلسلہ میں نہایت لگن، محنت اور کوشش وکاوش سے خدمات سرانجام دے اہل سنت وجماعت سے تو اس کو کوئی ایسا فرد نہ مل سکا جو اس کی توقعات پر پورا اترتا اور اس کے اغراض ومقاصد کی تکمیل میں کوشاں اور ساعی ہوتا۔

اس مقصد کے لئے بھی غیر مقلدین نے اس کو چند نہایت موزوں افراد فراہم کئے، یہ تھے لاہور کی چینیانوالی مسجد کے خطیب عبد اللہ چکڑالوی (عبد اللہ چکڑالوی پہلے غیر مقلد تھا۔ موج کوثر ص ۵۲) احمد دین بگوی، اسلم جیراجپوری (اسلم جیراجیوری بھی ابتداء غیر مقلد تھا، نوادرات ص ۳۷۱) نیاز فتچپوری (نیاز فتحپوری بھی پہلے غیر مقلد تھا) اور ان کے اتباع واذناب **اشخاص انگریز کی آرزوں، خواہشوں اور تمناؤں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نہایت تیزی سے آگے بڑھے**، اور فرقہ انکار حدیث کی بنیاد رکھی اور انکار حدیث پر جھوٹے دلائل تراشنے اور غلط براہین وضع کرنے میں انہوں نے اپنی عمریں کھپادیں اور بہت سے سادہ لوح افراد کو صراط مستقیم سے بھٹکانے میں کامیاب ہو گئے۔

(3) ۔ اس کے بعد انگریز اس کا خواہاں اور متمنی تھا کہ پیر پرستوں (اولیاء صالحین سے ظاہری استمدادو استعانت چاہنے کو وھابیہ پیر پرستی کہتی ہے) کے علاقہ پنجاب سے کوئی نبی کھڑا کیا جائے، جو لوگوں کو اپنے دام نبوت میں پھنسا کر گمراہ کرے اور امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرے اور اس کا شیرازہ منتشر کرکے ان کو باہم دست گریباں کرے۔

اگرچہ پنجاب میں بے شمار گدیاں تھیں اور ان میں بعض خامیاں بھی تھیں، لیکن تقلید کی نکیل اور مہار انگریز کے راستہ میں سد سکندری بن کر حائل تھی، اس گندے مقصد اور غلط کام کے لئے بھی انگریز کو موزوں آدمی ملا تو غیر مقلدیت کی گندی کان سے، یہ شخص تھا مرزا غلام احمد قادیانی (مرزا غلام احمد قادیانی بھی ابتداءً غیر مقلد تھا)

سیرت مہدی جلد دوم ص ۳۳۳

جس نے ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھ کر امت مسلمہ کی کمر میں خنجر پیوست کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ عالم اور کامل العقل نہیں تھا، اس میں علمی اور عقلی خامیاں تھیں، اس کو سہارا دینے کے لئے کسی پختہ کار عالم اور ھوشیار و شاطر اور گھاگ قسم کے سیاستدان کی ضرورت تھی، اس کو سہارا دینے کے لئے بھی انگریز نے ادھر ادھر نظر دوڑائی اور ملک کی تمام جماعتوں کا بنظر غائر جائزہ لیا، مگر کسی جماعت میں اس کو کوئی موزوں آدمی نظر نہ آیا، مرزا صاحب کو سہارا دینے کے لئے بھی **انگریز نے غیر مقلدیت کے بطن سے ایک نہایت مناسب شخص کا سراغ لگالیا۔**

یہ تھا بھیر کا مشہور غیر مقلد عالم حکیم نور الدین بھیروی (حکیم نور الدین بھیروی بھی پہلے غیر مقلد تھا، تاریخ احمدیت جلد ۴ ص ۶۹ تا ۷۰) جو مرزا صاحب کی تائید کے لئے انگریز کے اشارہ سے آگے بڑھا اور اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مرزا صاحب کا دست بازو بنام احمدی جماعت کی ترقی و استحکام کے لئے پالیسیاں وضع کرنے میں اس کا عیار ذہن کار فرما تھا۔

اب ہم غیر مقلدین وھابیہ کے اکابر علماء اور اعظم فضلاء کی عبارات کے اقتباسات سے یہ حقیقت واضح اور الم نشرح کرتے ہیں کہ سارے ھندوستان **میں انگریز کے تسلط سے قبل غیر مقلدین کا نام و نشان تک نہ تھا،او ریہاں سرکاری سطح پر حنفی مسلک رائج و نافذ تھا** ، ھندوستان کے ملوک و سلاطین، امراء، وزراء، علماء، وفقہاء، فصحاء، بلغاء، محدثین ومفسرین، مدققین و محققین سب کے سب حنفی مسلک سے متعلق تھے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے غیر مقلدین کے مجدد نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی رائے پیش کرتے ہیں۔

نواب صاحب لکھتے ہیں:

خلاصہ حال ھندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے، چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہیں، اس وقت سے آج تک انگریز کی آمد تک یہ لوگ مذہب حنفی پر قائم رہے اور ہیں اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل اور قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک جم غفیر نے مل کر فتاوی عالمگیری المعروف فتاویٰ ھندیہ جمع کیا اور اس میں شاہ عبد الرحیم صاحب (والدبزرگوار شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی علیہم الرحمہ) بھی شریک تھے۔

ترجمان وہابیہ ص ۲۰

اسی کتاب میں نواب صاحب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

ھندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب شیعی یا حنفی رکھتے تھے

(ترجمان وہابیہ)

نواب صاحب کی مذکورہ عبارات سے ثابت ہوا کہ ھندوستان میں اسلام کے ظہور سے لیکر انگریزی حکومت کے تسلط و تغلب تک یہاں کے اکثر باشندے مذہب حنفی کے پیروکار اور اس پر عمل و کاربند تھے اور کچھ لوگ شیعی مسلک کے حامل اور اس پر عمل تھے۔ ان دو مسالک کے سوا کسی تیسرے فرقہ کا ھندوستان میں نشان تک نہ تھا۔ اگر غیر مقلدین وھابیہ بھی یہاں شروع سے موجود ھوتے تو نواب صاحب یقیناً اور لازماً ان کا تذکرہ بھی کرتے۔۔!!

نواب صاحب نے قطعی طور پر ھندوستان میں اس فرقہ کے قدیماًپائے جانے کی صریح الفاظ میں نفی کردی ہے۔ اس لئے اس بارے میں کسی چوں چرا کی اب گنجائش نہیں۔

اس کی تائید غیر مقلدین کے مشہور عالم مولوی محمد شاہجہانپوری سے

یہ موصوف غیر مقلدین وھابیہ کے مایہ ناز اور مشہور عالم و محقق ہیں۔ یہ اپنی مشہور کتاب

"**الارشاد الٰی سبیل الرشاد**" میں ھندوستان میں اپنے فرقہ کے نومولود نوخیز ہونے پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

کچھ عرصہ سے ھندوستان میں ایک ایسے غیر مانوس مذہب کے لوگ دیکھنے میں آرہے ہیں جس سے لوگ بالکل ناآشنا ہیں۔ پچھے زمانہ میں شاذ ونادر اس خیال کے لوگ کہیں ھوں توھوں مگر اس کثرت سے دیکھنے میں نہیں آئے بلکہ ان کا نام ابھی تھوڑے ھی دنوں میں سنا ہے۔ اپنے آپ کو تو اہل حدیث یا محمدی یا موحد کہتے ہیں، مگر مخالف فریق میں ان کا نام غیر مقلد یا وہابی یا لا مذہب لیا جاتا ہے۔

الارشاد الی سبیل الرشاد، ص ۱۳

موصوف کی اس تحریر سے بھی معلوم ہوا کہ اگر یہ فرقہ ھندوستان میں قدیم سے چلا آرہا ہوتا تو لازماً لوگ اس کے افکار و نظریات اور اس کے خیالات وحالات سے واقف ہوتے اور اس فرقہ کے لوگ اہلیانِ ھند کے لئے نامانوس و ناآشنا نہ ہوتے۔

اس کی تائید مزید وھابیہ کے شیخ الکل فی الکل شمس العلماء مولوی نذیر حسن دہلوی کے استاد اور خسر مولوی عبد الخالق صاحب کے قلم سے
یہ موصوف اپنی مشہور کتاب تنبیہ الضالین میں اس فرقہ کے نواحداث (نوپیدا) ہونے پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

سو بانی مبانی اس فرقہ نواحداث (غیر مقلدین) کا عبد الحق بنارسی ہے۔ جو چند روز سے بنارس میں رہتا ہے اور حضرت امیر المؤمنین (سید احمد شہید) نے ایسی ھی حرکات ناشائستہ کے باعث اپنی جماعت سے اس کو نکال دیا اور علماء حرمین شریفین نے اس کے قتل کا فتویٰ لکھا مگر کسی طرح وہاں سے بچ نکلا۔

غیر مقلدین وھابیہ کانومولود ہوناایک اور انداز سے

یہ ایک تاریخی اور مسلمہ حقیقت ہے کہ جو چیز، جماعت اور جو قوم قدیم سے موجود ہوتی ہے اس کی قدرت کے کچھ آثار ھوتے ہیں اس کے قدیم ہونے کی کچھ علامات اور نشانات ہوتے ہیں جو اس کی قدامت پر دلالت کرتے ہیں اور اس کے نومولود ہونے کی نفی کرتے ہیں۔
اس کلیہ اور ضابطہ کی روشنی میں جب ہم غیر مقلدین وھابیوں کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو آفتاب نیمروز کی طرح یہ حقیقت آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے کہ یہ فرقہ نوخیز ہے۔

توسنیئے

غیر مقلد حضرات اگر شروع سے برصغیر پاک و ھند میں موجود ہوتے توان کے آثار قدیمہ پائے جاتے، ان کا بسایا ہوا کوئی شہر ہوتا، ان کی تعمیر کردہ کوئی مسجد، کوئی سرائے اور کوئی عمارت ہوتی مثلاً لاھور ایک قدیم شہر ہے، یہاں چونکہ احناف شروع سے چلے آرہے ہیں اس لئے اس تاریخی شہر میں ان کے آثار قدیمہ پائے جاتے ہیں۔
یہاں سید الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمہ کا مزار مقدس ہے، یہاں شاہی مسجد ہے، یہاں مسجد وزیر خاں صاحب ہے اور دیگر آثار قدیمہ بھی ہیں۔

لیکن اس کے برعکس سارے ھندوستان میں غیر مقلدین کی سب سے پہلی مسجد چینیاں والی مسجد ہے جو انگریزی دور کی یادگار ہے۔

یہ وہی مسجد ہے جس کا خطیب مشہور منکر حدیث عبد اللہ چکڑالوی تھا، جو پہلے غیر مقلد تھا اسلاف کو گالیاں دیا کرتا بالخصوص امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں بہت گستاخی کیا کرتا تھا، جس کی اس پر یہ پھٹکار پڑی کہ قہر الٰہی کی بجلی اس کے خرمن ایمان پر گری اور اس کو جلا کر خاکستر کر دیا اور منکر حدیث ہو کر مرا۔ سچ فرمایا ہے صادق مصدوق حضور سید عالم ﷺ نے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ من عادیٰ لی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب یعنی جو شخص میرے ولی سے عداوت کرے گا اس سے میں اعلان جنگ کرتا ہوں، پس جو شخص اللہ تعالی کے ولی کو برا کہے گا جیسا کہ ان لوگوں کا وطیرہ اور طرہ امتیاز ہے ایسے ہی مرے گا۔

اور سنئے

امرتسر میں عبد الجبار غزنوی سے پہلے بھوپال میں نواب صدیق حسن خان بھوپالیہ سے قبل دہلی میں مولوی نذیر حسین دہلوی سے پیشتر، بنارس میں عبد الحق بنارسی سے قبل اور سیالکوٹ میں ابراہیم سیالکوٹی سے پہلے غیر مقلدیت ووھابیت کا سراغ ہی نہیں ملتا۔

کیا ہے کوئی مردِ وھابیت جو ان شہروں میں مذکورہ حضرات سے پیشتر کسی غیر مقلد کا وجود ثابت کر سکے۔!!!

ایک اور طرز سے

جس طرح غیر مقلد ھندوستان میں انگریز کی منوحس آمد سے قبل اپنے کسی مدرسہ، کسی مسجد، کسی سرائے اور کسی عمارت کی نشاند ہی نہیں کر سکتے اسی طرح یہ حضرات انگریز کے دور سے قبل اپنی کسی

تصنیف کسی کتاب حتی کہ کسی رسالہ کی نشاند ہی بھی نہیں کر سکتے (اگر چہ اب اس چیلنج کا سامنا کرنے کے لئے چھ سات سو سال پرانی تاریخ لکھنے کی سازش کر رہے ہیں)

ہمارا ان کو کھلا اور انعامی چیلنج ہے کہ یہ لوگ کسی ایک کتاب، کسی ایک تفسیر کسی ایک شرح حدیث کی نشاندہی کر دیں جو کسی ایسے شخص نے لکھی ہو جو مقلدین کو مشرک قرار دیتا ہو اور ائمہ مجتہدین کو اپنے سب و شتم کا ہدف بناتا ہو

حتی کہ یہ لوگ آج تک اپنا نصابی قاعدہ بھی مرتب نہیں کر سکے۔ ان کا نصابی قاعدہ بلوغ المرام ہے جو ایک شافعی محدث علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ کی تصنیف لطیف ہے ان کے مدارس میں جو نصاب زیر تعلیم ہے وہ احناف کا مرتب کردہ ہے غیر مقلدین اپنے مدارس میں مقلدین کا مرتب کردہ نصاب تعلیم پڑھتے پڑھاتے ہیں اور مقلدین کی لکھی ہوئی شرح اور حواشی کا مطالعہ کر کے اسباق پڑھانے کی تیاری کرتے ہیں لیکن ان کی طوطا چشمی کا یہ عالم ہے کہ یہ اپنے درسوں میں انہی مقلد علماء کو اپنی ظالمانہ گالیوں اور گستاخانہ جسارتوں کا ہدف بناتے ہیں۔

غیر مقلدین کا دعویٰ کہ ہمارا وجود عہدِ رسالت سے ہے !

نام و لقب بھی اہل حدیث ہے اور دعوی بھی یہ کہ ہمارا اوڑھنا بچھونا حدیث ہی ہے اور یہ دعویٰ بھی کہ ہمارا وجود عہد رسالت، عہد صحابہ، عہد تابعین وتبع سے باقاعدہ ہر زمانہ میں موجود چلا آرہا ہے،
آیئے اب اس دعوی کو سامنے رکھ حقائق کو دیکھتے ہیں تو جہاں پورے تاریخ اسلام میں اس فرقہ جدید کا نام ونشان ہمیں نظر نہیں آتا وہاں حدیث کے میدان میں بھی اس فرقہ جدید کے کچھ آثار وکارنامے نظر نہیں آتے، تمام کتب حدیث اور شروح حدیث وحواشی اور حدیث واصول حدیث وعلوم حدیث کے تمام کتب لکھنے والے حنفی، شافعی، مالکی، یا حنبلی ہیں، جو بوجہ تقلید کے اس فرقہ جدید کے نزدیک مشرک وبدعتی ہیں، کیا مشرک کی کتاب سے استفادہ کرنا جائز ہے؟؟

آپ یقین جانیں کہ فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کبھی بھی اپنے اس موقف پر قائم نہیں رہ سکتا، بس عوام کو گمراہ کرنے کے لیئے زبانی دعوے کرتے رہتے ہیں، پھر ہندوستان میں اس فرقہ جدید کے جتنے بھی اکابر گذرے ہیں سب کی حدیث کی سند " **حنفی مُقلد** " کے واسطہ سے ائمہ حدیث تک جا پہنچتی ہے،

اور ساتھ ہی یہ دعوی بھی کرتے ہیں کہ مُقلد مشرک وجاہل وبدعتی ہے، اس فرقہ جدید کے تمام اکابر کے حدیث کی سند صرف حضرت **شاہ ولی اللہ حنفی** کا واسطہ ہے، اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمة الله عليه حنفی مُقلد ہونے کے ساتھ ساتھ اشعری بھی تے وجیسا کہ انھوں نے اپنی کتاب {**ألفضلُ المُبين**} میں حدیث مُسلسل بالأشاعرۃ کے ابتدا میں لکھا ہے، اور اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ رحمة الله عليه صُوفی بھی تھے اور تصوف میں " **خرقہ** " بھی انھوں نے پہنا تھا، اب

ایک مُقلد حنفی اشعَری صُوفی کے واسطے بغیر اس فرقہ جدید کے بانیان واکابر کی سند حدیث ارباب صحاح ستہ پہنچ نہیں سکتی،

اور دعوی یہ ہے کہ ہمارا وجود عہد رسالت، عہد صحابہ، عہد تابعین و تبع تابعین سے باقاعدہ ہر زمانہ میں موجود چلا آرہا ہے، اور ساتھ ہی یہ دعوی بھی کہ مُقلد مشرک وجاہل وبدعتی ہوتا ہے ،

اب اس طرز وروش کو کیا کہا جائے، جہالت وحماقت یا تعصب وضد اور عداوت ؟؟

اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمة الله عليه کے تمام شیوخ واساتذہ جن سے آپ نے حرمین شریفین علم حدیث حاصل کیا وہ سب کے سب مُقلد تھے، شیخ ابوطاہر کردي جن سے شاہ صاحب رحمة الله عليه نے صحاح ستہ پڑھی ہیں وہ **شافعيُ المسلک مُقلد** تھے، اور شیخ وفد اللہ ألمالكي جن سے شاہ صاحب رحمة الله عليه نے مؤطامالک پڑھی وہ **مالكيُ المسلک مُقلد** تھے، اور شاہ صاحب رحمة الله عليه سے لے کر امام بخاری تک صحیح بخاری کی سند میں شیخ أحمد بن أبي طالب **حجار حنفي المسلک مُقلد** تھے، اور شاہ صاحب کی سند میں دوسرے رُواة بھی مُقلد ہیں، اور فرقہ جدید اہل حدیث کے مُوجدین واکابر کے پاس امام بخاری تک پہنچنے کے لیئے اور کوئی سند ہی نہیں ہے،

یہ ہے اس فرقہ جدید کی حقیقی تصویر کہ احناف کو چھوڑ کر بخاری ومسلم تک پہنچنے کا ان کے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے، لیکن جاہل عوام کو ورغلانے کے لیئے بڑے بلند بانگ جھوٹے دعوے کرتے ہیں اور باطل وساوس پھیلاتے ہیں

اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمة الله عليه کی سند حدیث دو واسطوں سے آگے پہنچتی ہے، ایک شاہ اسحق اور دوسرے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دھلوی اور یہ دونوں بزرگ بھی پکے **حنفي المسلک مُقلد** تھے، اور فرقہ جدید کے بانی میاں نذیر حسین دہلوی شاہ اسحق دھلوی حنفی کے شاگرد و خلیفہ تھے،

حاصل کلام یہ کہ فرقہ جدید کے سب اکابر کی سند حدیث حنفی مُقلدین کے واسطے سے ارباب صحاح ستہ تک پہنچتی ہے، اب اگر ہم آج کل کے فرقہ جدید اہل حدیث میں شامل جہلاء کے اس دعوی کاذبہ کو دیکیں جن کہ مُقلد مشرک وجاہل وبدعتی وگمراہ ہوتا ہے توپھر اس فرقہ جدید کے تمام اکابر کی سند حدیث بھی باطل ہو جاتی ہے کیونکہ درمیان میں مُقلدین کا واسطہ قائم ہے،
تواس فرقہ جدید کے اکابر کی سند حدیث ہی باطل وغیر معتبر ہو گی، جب فرقہ جدید کے اکابر کا یہ حال ہے تو بعد میں آنے والے نام نہاد اہل حدیث کا کیا حال ہو گا؟؟؟؟؟

ہم تک دین وشریعت کے احکام ومسائل پہنچنے کا واحد معتبر، اولین اور بنیادی ذریعہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذات بابرکات ہیں پھر ان سے آگے امّت میں ان کو منتقل کرنے والے محدّثین و فقہاء اور ائمّہ مجتہدین ہیں۔ ائمّہ مجتہدین کے ذریعے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دین، اس کا فہم اور نمونہ عمل امت میں منتقل کرنے کے سلسلے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سبیل المومنین فرمایا ہے۔ اگر اس واسطے کو درمیان سے ہٹادیا جائے تو پھر دین وشریعت سے ہماری وابستگی ممکن ہی نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں سبیل المومنین سے انحراف پر جہنم کی وعید فرمائی ہے۔

دین سے محروم کرنے کی سازش

وھابیت؛ آدم علیہ السلام کی اولاد سے حسد اور یہودیت رسول اللہ ﷺ سے جلن کی وجہ سے یک جان ہو کر آپ ﷺ کی امتِ دعوت کو دینِ حق سے دور رکھنے اور امت اجابت یعنی اہل ایمان کو اس سے منحرف کرنے میں کوشاں ہیں

بعض گروہ شعوری وارادی طور پر اور بعض غیر ارادی طور پر اس سازش کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے اس امت میں مختلف فتنے وجود میں آچکے ہیں۔

فتنوں کا اساس اور اس کا دروازہ

ان فتنوں کی بنیاد سبائیت ہے جس نے یہودیت سے جنم لینے کے بعد عیسائیت کی آبیاری اور مجوسیت کے پیوند سے رافضیت کی شکل اختیار کی۔

رافضیت نے ایک تو خود کو مختلف شاخوں میں تقسیم کر کے اپنا دائرہ کار وسیع کر دیا۔ دوسرے یہ کہ امت مسلمہ میں انتشار واختلاف کا سازشی جال پھیلا دیا، ان فتنوں کی بنیاد اگرچہ رافضیت ہے مگر اس کا دروازہ غیر مقلّدیت ہے جسے امت کو گمراہ کرنے کے لیے سبیل المومنین سے قلبی، ذہنی، لسانی، یا عملی انحراف کی مختلف پر کشش صورتوں سے مزیّن کیا گیا ہے،

رافضیت اور غیر مقلّدیت دونوں کا ہدف دین کی بنیادی اور واحد ذریعہ کی حیثیت رکھنے والی جماعت یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

مگر ظاہری فرق یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رافضیت کا براہِ راست ہدف ہیں جبکہ غیر مقلدیت نے ان کو ائمہ مجتہدین اور ان کے فقہی مسلکوں کی مخالفت کی آڑ میں نشانہ بنا رکھا ہے جس کا اندازہ ان کے اس بنیادی سوچ سے کیا جا سکتا ہے کہ ان کو حدیث کے فہم اور اس پر عمل کے لیے ائمہ مجتہدین کی تحقیق اور اجتہادی تطبیق وترجیح قبول نہیں کیوں کہ اس کا انحصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال پر ہے, اور ان وھابیہ کے نزدیک شریعت میں صحابی رضی اللہ عنہ کا قول حجت نہیں۔

حقیقی اہل قرآن اور اہل حدیث

غیر مقلدین نے اپنا نام اہل حدیث رکھا ہوا ہے جو اس نام پر اسی طرح غاصبانہ قبضہ ہے جس طرح منکرین حدیث لوگوں کو اپنے بے دینی کے بارے میں دھوکہ میں رکھنے کے لیے اپنا گروہ اہل قرآن بتاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں اہل قرآن اور اہل حدیث تو وہ ائمہ کرام ہیں جو قرآن وحدیث ہمہ وقتی اور ہمہ جہتی وابستگی اور اس کا صحیح فہم رکھتے ہیں (جسکی سابقہ تحریر میں وضاحت آچکی) اور انہوں نے امت کو فقہ کی صورت میں قرآن وحدیث پر صحیح اور مطلوب عملی شکل یعنی سنت سے آگاہ کیا ہے ۔

یہی وجہ ہے کی اللہ تعالیٰ نے حضور سیدی رسول اللہ ﷺ سے امت کو گمراہی سے آگاہ کرنے کے لیے فعلیکم بحدیثی کی بجائے، فعلیکم بسنتی وسنت الخلفاء الرّاشدین المهدیّین (پس تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت لازم ہے) اور نجات پانے والے گروہ کے لیے ما انا علیہ واصحابی (جو میرے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر ہیں) کے کلمات کہلوائے۔

غیر مقلدین کی دعوت اتحاد

غیر مقلدین امت میں اتحاد کے داعی ہیں اور اتحاد کے لیے ان کی دعوت یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور فقہاء کے فہم کے بغیر حدیث کا مفہوم خود سمجھ کر یا دوسرے لفظوں میں غیر مقلدین کے بیان کردہ مفہوم کو اپنے فہم کا حاصل سمجھ کر اس پر عمل کیا جائے مگر ان کی یہ دعوت نہ شرعا درست ہے نہ ہی عقل سے مطابقت رکھتی ہے۔

جب کسی بھی علم و فن میں اس علم و فن کے ماہرین کی بجائے کسی اور پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا تو پھر فہم و دین اور اس کی عملی صورت یعنی شریعت جیسی سب سے قیمتیں متاع کو ماہر دین وشریعت کی بجائے ہر غیر عالم، جاہل یا عام آدمی کے سپرد کیسے کیا جاسکتا ہے ؟

قرآن وحدیث کی تشریح عام لوگوں کے سپرد کرنے کا نتیجہ

اس وقت مجتہدین میں قرآن وحدیث کے غیر منصوص یعنی غیر واضح احکام میں اجتہادی اور ایسے منصوص احکام جن میں ایک سے زیادہ صورتوں والی ترجیحی اختلاف ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق مذموم نہیں بلکہ غلط ہونے کی صورت میں بھی ایک اجر کا موجب ہے اور اگر صحیح ہو تو اس پر دوہرا اجر ہے جبکہ عام آدمی اپنے فہم کے مطابق اگر صحیح بھی سمجھا ہو تو قابلِ گرفت ہے نیز یہ کہ مجتہدین میں واضح احکام میں کامل اتّفاق ہے

لیکن اگر ہر آدمی کو اپنے فہم کے مطابق مفہوم متعیّن کرنے کی اجازت دے دی جائے تو نہ صرف غیر اختلافی واضح احکام ومسائل پر اتفاق کی صورت ختم ہو جائے گی بلکہ دین کے بنیادی اصولوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا کیونکہ ایک تو عام آدمی مجتہدین کے مقابلے میں کثیر ہیں دوسرے یہ کہ مجتہدین میں اجتہاد کی صلاحیت کے علاوہ ہدایت تقویٰ میں پختگی بنیادی شرط ہے اور ان کے اجتہاد کی اساس فکر آخرت ہوتی ہے۔

جبکہ عوام میں فکر آخرت کی وہ پختہ کیفیت نہیں ہوتی۔ تیسرے یہ کہ مجتہدین وفقہاء کا اجتہاد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ماخوذ اصولوں کے دائرے میں ہوتا ہے جبکہ غیر مجتہدین کو ان اصولوں سے نہ تو کماحقہ آگاہی ہو سکتی ہے اور نہ ہی وہ ان کے استعمال وفہم کی صلاحیت رکھتے ہیں

اس لیے یہ اختلاف بھی لامحدود صورت اختیار کر لے گا اور دین عوام کا کھیل بن کر رہ جائے گا جیسا کہ خود ان غیر مقلدین کے مابین اختلاف سے ظاہر ہے چنانچہ ان میں بھی کئی فرقے بن چکے ہیں جو ایک دوسرے کو غلط، گمراہ بلکہ کافر ومشرک تک کہتے ہیں۔

غیر مقلدین کا مشن و مقصود

جب غیر مقلدین کے نزدیک مقلدین کی اکثریت تقلید کی وجہ سے مشرک، کافریا کم از کم گمراہ، فاسق و فاجر ہے اور خود یہ گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں اور اختلافات کا شکار ہیں توپھر یہ مقلدین کو کس بنیاد پر اتحاد کی دعوت دے رہے ہیں، اگر اس دعوت کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت بے نقاب ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ ان کا مقصود یہ ہے کہ مقلدین کو تقلید کی صورت میں سبیل المومنین و صالحین سے جو وابستگی حاصل ہے انہیں اس سے نکال کر اپنا مقلّد یعنی اپنے جیسا نفسانی خواہش کا پیروکار بنادیا جائے۔

غیر مقلدوں کا تقلید کرنا

یہ لوگ عموماً بخاری شریف اور مسلم شریف پر عمل کے مدعی اور داعی ہیں اور دوسروں سے بھی اس کا مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنے فلاں عمل کی بخاری و مسلم میں حدیث دکھاؤ، جبکہ نہ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ حدیث صرف بخاری و مسلم میں ہے۔

پھر یہ کہ بخاری و مسلم تمام احادیث کا مجموعہ نہیں بلکہ ان دونوں اماموں کا اپنا اپنا اجتہادی انتخاب ہے اور ان پر عمل کی دعوت بظاہر ان اماموں کی مگر درحقیقت تقلید کی دعوت ہے حالانکہ یہ کسی بھی امتی کی تقلید کو حرام اور شرک کہتے ہیں،

اگر ائمہ مجتہدین میں سے کسی امام رحمہ اللہ کی تقلید شرک ہے تو امام بخاری و امام مسلم رحمتہ اللہ علیہما بلکہ ان غیر مقلدین کی تقلید کیسے جائز ہو گی؟

غیر مقلدین کی غیر مقلد علماء کی تقلید

نیز یہ کہ تقلید کو حرام اور شرک کہنے والے غیر مقلدین خود اپنے غیر مقلد علماء کی تقلید کرتے ہیں۔ جس کا مشاہدہ ہم اپنی روز مرّہ زندگی میں کرتے رہتے ہیں کہ جب کسی غیر مقلد کو کسی سوال کا جواب نہیں آتا یا اسے اس کے مسلکی عمل کے خلاف بخاری و مسلم کی کوئی حدیث دکھائی جاتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں اپنے مسلک کے علماء سے پوچھ کر بتاؤں گا، یہ خود ان کے اپنے دعویٰ کے لحاظ سے بخاری و مسلم سے اعراض اور اپنے غیر مجتہد علماء کی تقلید نہیں تو اور کیا ہے؟

مقلد اور غیر مقلد کی تقلید کا فرق

غرض یہ کہ خود غیر مقلدین بھی تقلید کرتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ ہم قرونِ اولیٰ کے ان مجتہدین میں سے کسی مجتہد امام کی کرتے ہیں جن کے دینی فہم اور تقویٰ پر علماءِ امت کا اجماع ہے جبکہ یہ ان کی بجائے دورِ حاضر کے اپنے غیر مجتہد، غیر مقلد علماء کی تقلید کرتے ہیں جن کی اپنی علمی و تحقیقی صلاحیت اور صداقت و دیانت ثبوت کا محتاج ہے۔

موحدین ہند کی علمی و عملی حالت
اور اہل حدیث کی ابتداء

ھندوستان میں جماعت اہلحدیث بہ اصطلاح جدید کا قیام اورنگ زیب عالمگیر رحمہ اللہ کی وفات کے بہت بعد شروع ھوا، فتاویٰ عالمگیری کی تدوین کے وقت ہندوستان کے کسی گوشہ میں فقہی اختلاف مسلک کی آواز نہ اُٹھی تھی، سب اہل السنۃ والجماعت ایک ہی فقہی مسلک کے پیرو تھے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے والد حضرت شاہ عبد الرحیم اس عظیم علمی خدمت میں شریک تے ل،

نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں :

" خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے؛ چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہیں، اس وقت سے آج تک یہ لوگ ہندوستان کے مسلمان) مذہب حنفی پر قائم رہے اور ہیں اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل اور قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے، یہاں تک کہ ایک جمِ غفیر نے مل کر فتاویٰ ہندیہ جمع کیا اور اس میں شاہ عبد الرحیم صاحب والدِ بزرگوار شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی بھی شریک تھے۔"

(ترجمانِ وہابیہ تصنیف نواب صدیق حسن خان: ۲۔)

عہد جدید کی اس آزادی میں تقلید کا بند ٹوٹا اور پھر دیکھتے دیکھتے کچھ لوگ مختلف کشتیوں میں بہہ نکلے اور پھر تاریخ نے مسلمانوں کا وہی حال کیا جو منتشر اقوام کا ہوتا ہے۔

اہلحدیث ایک فرقہ کی صورت میں

ابتداء میں اس جماعت کے لوگ کہیں اہلحدیث کہیں محمدی اور کہیں موحد کہلاتے تھے، جماعت کسی ایک نام سے متعارف نہ تھی اُن کے مخالفین انہیں وہابی یا غیر مقلد کے نام سے موسوم کرتے تھے ، محمد حسین بٹالوی نے انگریزی حکومت کو درخواست دی کہ اُن کے ہم خیال لوگوں کو سرکاری طور پر اہلحدیث کا نام دیا جائے،

اس کے بعد اس اصطلاح جدید میں اہلحدیث سامنے آئے اور ہندوستان میں ترکِ تقلید کے عنوان سے ایک مستقل مکتبِ فکر کی بنیاد پڑ گئی ، تاہم یہ صحیح ہے کہ بر صغیر پاک وہند کے باہر اس نام سے اہلحدیث باصطلاح جدید اب تک کوئی فرقہ موجود نہیں ہے۔

ہندوستان کے وھابی عالم محمد شاہ شاہجہانپوری لکھتے ہیں :

" پچھلے زمانہ میں شاذ ونادر اس خیال کے لوگ کہیں ہوں تو ہوں؛ مگر اس کثرت سے دیکھنے میں نہیں آئے؛ بلکہ ان کا نام ابھی تھوڑے ہی دنوں سے سنا ہے، اپنے آپ کو تو وہ اہلحدیث یا محمدی یا موحد کہتے ہیں؛ مگر مخالف فریق میں ان کا نام غیر مقلد یا وہابی یا لامذہب لیا جاتا ہے۔ "

(الارشاد الی سبیل الرشاد: ۱۳)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت تک جماعت کسی ایک نام سے موسوم نہ تھی محمد حسین بٹالوی کی کوششوں سے یہ جماعت اہلحدیث باصطلاح جدید کے نام سے موسوم ہوئی،

عبد المجید سوہدروی لکھتے ہیں :

" مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اشاعۃ السنۃ کے ذریعہ اہلحدیث کی بہت خدمت کی، لفظ وہابی آپ ہی کی کوششوں سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔"

(سیرت ثنائی: ۳۷۲)

سر چارلس ایچی سن صاحب جو اس وقت پنجاب کے لفٹیننٹ گورنر تھے آپ کے خیر خواہ تھے؛ انہوں نے گورنمنٹ ہند کو اس طرف توجہ دلا کر اس درخواست کو منظور کرایا اور پھر محمد حسین بٹالوی نے سیکریٹری گورنمنٹ کو جو درخواست دی اس کے آخری الفاظ یہ تھے :

" استعمال لفظ وہابی کی مخالفت اور اجراء نام اہلحدیث کا حکم پنجاب میں نافذ کیا جائے۔ "

(اشاعۃ السنۃ: ۱۱ / شمارہ نمبر: ۲ / صفحہ نمبر: ۲۶)

وہابی نام سے اختلاف کی وجہ

وہابی نام سے اس کی اسمی مناسبت کے سبب شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیرو مراد لئے جاتے ہیں اور چونکہ یہ سب حضرات مقلد تھے اور امام احمد بن حنبل کی تقلید کرتے تھے اس لئے اہلحدیث جو ترک تقلید کے عنوان سے جمہور اہلسنت سے علیحدہ سمجھے جاتے ہیں، مقلدین کی طرف اپنی نسبت پسند نہ کرتے تھے، اس لئے وہ لفظ وہابی کو اپنے لئے پسند نہ کرتے تھے، مقلدین سے غیر مقلدین کو اصولی اختلاف رہا ہے، نواب صدیق حسن خان محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں لکھتے ہیں :

" سو مذہب نجدی مذکور کا حنبلی تھا اور اس نے بوہروں اور بدوؤں پر چڑھائی کی تھی، اس مذہب (حنبلی مذہب) کی کتابیں ہندوستان میں رائج نہیں ہیں ۔"

(ترجمان وہابیہ: ۱۱۵)

ثناء اللہ امرتسری نے بھی لکھا :

" محمد بن عبد الوہاب نجد میں پیدا ہوا تھا جو مذہب حنبلی کا پیرو تھا، محمد بن عبد الوہاب مقلد تھا اور اہلحدیث کے نزدیک تقلید جائز نہیں، اہلحدیث کو اس سے مسئلہ تقلید میں اختلاف تھا اور اب بھی ہے۔"

(فتاویٰ ثنائیہ: ۱/۴۰۴)

موجودہ اہلحدیث اب اپنے اس شیخ کی مخالفت نہیں کرتے کہ کہیں سعودی عرب سے ریال آنے نہ بند ہو جائے

محمد بن عبد الوہاب خود لکھتا ہے :

" ونحن ایضا فی الفروع علی مذہب الامام احمد بن حنبل ولاننکر علی من قلد الائمۃ الاربعۃ دون غیرھم لعدم ضبط مذاھب الغیر"

ترجمہ: ہم فروعات میں امام احمد کے مذہب پر ہیں اور مذاہب اربعہ میں سے کوئی کسی کی تقلید کرے ہم اس پر کوئی نکیر نہیں کرتے۔

(سیرۃ الشیخ محمد بن عبد الوہاب: ۵۶)

یہ تو شیخ کے الفاظ تھے، اب سوانح نگار کے الفاظ بھی سن لیجئے :

" وانھم الحنابلۃ متعصبون لمذھب الامام احمد فی فروعہ بکل اتباع المذاھب الاخریٰ فھم لایدعون لابالقول ولابالکتابۃ ان الشیخ اتی بمذھب جدید ولااخترع علماً غیرماکان عندالسلف"

ترجمہ: اور یہ سب حنبلی المذہب تھے امام احمد کے مذہب پر سختی سے کاربند تھے جیسے کہ دوسرے مذاہب کے پیرو اپنے اپنے امام کے طریقے پر کاربند ہیں، زبانی اور تحریری انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب کوئی نیا دین لائے اور انہوں نے کوئی نیا علم دریافت کیا جو پہلوں کے پاس نہ تھا۔

(سیرۃ الشیخ محمد بن عبد الوہاب: ۹۰)

اکابرین غیر مقلدین اہل حدیث

میاں نذیر حسین دہلوی (بانی مسلک وھابیہ جنہیں یہ جماعت شیخ الکل کہتی ہے)

یہ سنہ ۱۲۲۰ھ کو موضع سورج گڑھ ضلع مونگیر (بہار) میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۳۲۰ھ میں سو سال کی عمر پا کر دنیا سے گیا، ان کے استاد خسر مولوی عبد الخالق صاحب (متوفی: ۱۲۶۱ھ) ان کے سخت خلاف ہو گئے تھے، یہ پہلے رفع یدین نہ کرتے تھے؛ حالانکہ یہ نسخ رفع دین کی حدیث پڑھ چکے تھے، سر سید احمد خان سنہ ۱۸۵۵ھ کی تحریک سے اس نے رفع یدین شروع کی اور ایک مسلک کی بنیاد ڈالی،

سر سید ایک خط میں لکھتے ہیں :

"جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی کو میں نے ہی نیم چڑھا وہابی بنایا ہے، وہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے؛ مگر اس کو "سنت" جانتے تھے میں نے عرض کیا کہ نہایت افسوس ہے کہ جس بات کو آپ نیک جانتے ہیں لوگوں کے خیال سے اس کو نہیں کرتے، میرے پاس سے اُٹھ کر جامع مسجد میں نماز عصر پڑھنے گئے اور اس وقت سے رفع یدین کرنے لگے ۔"

(موجِ کوثر:۵۱، مؤلفہ: شیخ محمد اکرم)

پھر حکومت نے ان کو شمس العلماء کا خطاب دے دیا، مولوی فضل حسین بہاری نے **الحیاۃ بعد المماۃ** کے نام سے ایک پر ایک کتاب لکھی ہے، اس میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ انگریز سرکار آپ کے بارے میں کس طرح سوچتی تھی، کسے پتہ نہیں کہ سر سید احمد خان کے حکومت سے کیا روابط تھے، ان کے کہنے سے رکوع کے وقت رفع یدین کرنا اور حکومت سے سنہ ۱۸۹۷ میں شمس العلماء کا خطاب پانا اس پورے پس منظر کو واضح کر رہا ہے،

رہی یہ بات کہ شاہ محمد اسحاق نے پھر انہیں سندِ حدیث کیوں دی؛ سو یہ خود محل بحث ہے، مولوی فضل حسین بہاری لکھتے ہیں :

"آپ نے میاں صاحب کو صرف اطراف صحاح کی سند دی تھی، میاں صاحب نے استیعابانہ آپ سے صحاح ستہ پڑھیں نہ ان کی سند لی، میاں صاحب خود اس سند کو چپڑاس کہتے تھے۔ "

(دیکھئے، الحیات بعد الممات: ٦٨)

یہ مطلق تقلید کے قائل تھے، فقہ حنفی سے فتویٰ دینا جائز سمجھتے تھے، ائمہ کی شان میں گستاخ نہ تھے اور اس پہلو سے آپ کا احترام ہر حلقے میں موجود تھا،

عبدالحق بنارسی اورابوالحسن محی الدین

غیر مقلد حلقوں میں گستاخ اور تفرقہ انگیز انداز کے داعی عبدالحق بنارسی اور ابوالحسن محی الدین تھے، یہ دونوں نو مسلم تھے، جو مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پھیلانے کے لیے داخل کئے گئے تھے، اصلاًیہ ہندو پنڈت تھے،

عبدالحق بنارسی کا عقیدہ ملاحظہ کیجئے،

میاں صاحب کے شاگرد عبدالرحمن پانی پتی ان سے نقل کرتے ہیں، عبدالحق بنارسی نے کہا :

عائشہ علی سے لڑی اگر توبہ نہ کی تو مرتد مری۔ (معاذ اللہ، نقل کفر کفر نہ باشد)

(کشف الحجاب: ۴۲)

پہلے زبان اسکی ملاحظہ کیجیے، معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کے شیعہ بھی ترک تقلید کی اس تحریک کے پیچھے بڑی سرگرمی سے کام کررہے تھے اور اہلِ سنت نہ جانتے تھے کہ ان کے حلقوں میں آزادخیالی کی ہوا کہاں سے تیز کی جارہی ہے

ابوالحسن محی الدین جس نے **الظفر المبین فی رد المغالطات المقلدین** لکھ کر اس آگ کو اور بھڑ کا یا اس کا اصل نام ہری چند تھا، یہ دیوان چند قوم کتھری سکنہ علی پور ضلع گوجرانوالہ کا بیٹا تھا، اس کے اثرات اب تک علی پور چھٹہ میں موجود ہیں، وہاں منکرینِ حدیث کافی تعداد میں پیدا ہو چکے ہیں اور ترکِ تقلید کی یہ روش اب انہیں کفر کی سرحد کے بہت قریب لا چکی ہے، تفسیر القرآن بالقرآن وہیں لکھی گئی ہے، جس پر مولف کا نام نہیں ہے۔

نواب صدیق حسن خان بھوپالی

میاں نذیر حسین دھلوی کے بعد انکی جماعت کے بڑے بزرگ نواب صدیق حسن بھوپالی سمجھے جاتے ہیں، سنہ ۱۲۵۰ھ میں بانس بریلی میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۳۰۷ھ میں دنیا سے گئے، انکے مرتے وقت میاں نذیر حسین زندہ تھے، نواب صاحب مفتی صدر الدین صاحب دہلوی، تلمیذ حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی اور حضرت شاہ عبد العزیز کے شاگرد تھے، ان کے ذریعہ ہندوستان میں ترکِ تقلید کی ہوا بڑی تیزی سے چلی؛ ملکہ بھوپال شاہ جہاں بیگم سے ان کی شادی ہوئی تھی، اس دولت کی بدولت نواب صاحب کو اپنے نئے مسلک کی اشاعت کا خوب موقع ملا، نواب صاحب کثیر التصانیف وھابی "علماء" میں شمار ہوتے ہیں،

یہ اپنے آپ کو موحد اور اپنے گروہ کو موحدین ہند کہتے تھے، جماعت کے لفظ اہلحدیث کا تعین اس وقت تک نہ ہوا تھا، ریاست بھوپال سے تعلق کی وجہ سے یہ چاہتے تھے کہ **موحدین ہند ہر اس تحریک سے نفرت کریں جو انگریزوں کے خلاف ہو**، چنانچہ معرکہِ بالاکوٹ جن کی قیادت سید احمد اور اسماعیل دھلوی نے کی تھی، ان سے ان الفاظ میں لاتعلقی ظاہر کی ہے :

گورنمنٹِ ہند کے دیگر فرقِ اسلام نے یہ دلنشین کر دیا ہے کہ فرقہ موحدین ہند مثل وہابیان ملک ہزارہ ایک بدخواہ فرقہ ہے اور یہ لوگ (موحدینِ ہند) ویسے ہی دشمن و فسادی ملک گورنمنٹ برٹش ہند کے ہیں، جیسے کہ دیگر شریر اقوام سرحدی ("مجاہدین" بالاکوٹ وغیرہ) بمقابلہ حکومت ہند سوچا کرتے تھے۔

(ترجمان وہابیہ:٦١)

ملحوظ رہے کہ نواب صاحب نے وھابی کا لفظ لڑنے والوں کے لئے اس معنی میں استعمال کیا ہے جس معنی میں انگریز اسے "مجاہدین" پر لانا چاہتے تھے اور اپنے لئے ان سے متمائز نام موحدین ہند اختیار کیا ہے؛ نیز اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ یہ جماعت صرف ہندوستان میں ہے اور ہندوستان سے باہر ان دنوں ترکِ تقلید کے عنوان سے کوئی مکتبِ فکر موجود نہ تھا، لفٹیننٹ گورنر نے جب یہ درخواست منظور کرلی کہ غیر مقلدین کو وہابی نہ کہا جائے تو اس میں صراحت کی کہ یہ لوگ وہابیان ملک **ہزارہ اسماعیل دھلوی وغیرہم سے نفرت رکھتے ہیں؛**

چنانچہ نواب صاحب لکھتے ہیں :

"چنانچہ لفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر موصوف نے اس درخواست کو منظور کیا اور پھر ایک اشتہار اس مضمون کا دیا گیا کہ موحدینِ ہند پر شبہ بدخواہی گورنمنٹ عامہ نہ ہو، خصوصاً جو لوگ کہ وہابیانِ ملک ہزارہ سے نفرت رکھتے ہوں اور گورنمنٹ ہند کے خیر خواہ ہیں ایسے موحدین مخاطب بہ وہابی نہ ہو۔"

(ترجمانِ وہابیہ:٦٢)

موحدینِ ہند اس وقت تک صرف اس درجہ تک پہنچے تھے کہ لفظ وہابی اُن پر نہ بولا جائے اور اسماعیل دھلوی سے ان کا کوئی تعلق ظاہر نہ ہو؛ لیکن ابھی تک یہ مرحلہ باقی تھا کہ حکومت سے اپنے لئے سرکاری سطح پر **لفظ اہلِ حدیث خاص کرالیا جائے اور لفظ وہابی سرکاری طور پر بھی کاغذات سے نکال دیا جائے، یہ خدمت محمد حسین صاحب بٹالوی نے سرانجام دی۔**

نواب صاحب کی جماعتی فکر

ترکِ تقلید کی فضاہموار کرنے کے ساتھ ساتھ آپ شیخ عبد الوہاب نجدی اور ان کے پیروؤں کے بھی سخت خلاف تھے، لفظ وہابی سے سخت نفرت تھی، انگریزوں کو بار بار یاد دلاتے کہ ہم وہابی نہیں ہیں اور وہابیوں سے ہمار کوئی تعلق نہیں ہے۔

(دیکھئے، ترجمان وہابیہ: ۲۸)

نجد کے شیخ محمد بن عبد الوہاب اور عرب کے وہابی امام احمد کے مقلد ہیں اور ہم غیر مقلد ہیں۔
وقت کی سیاسی فضامیں مسلمانوں میں آزادی پیدا کرنے کی ان خدمات کے باعث آپ کی انگریزی سرکار میں بہت قدر ومنزلت تھی، آپ کو ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ سالانہ وظیفہ ملتا تھا

(الحطہ: ۱۵۱)

آپ کی صاحبزادی شمس الامراء کو بھی حکومت سے باون لاکھ کی جاگیر ملی تھی
(دیکھئے: ماثر صدیقی: ۴۷/۱، مولوی حسن علی) اِن مراعات کے ہوتے ہوئے ان کی وفاداری کسی پہلو سے بھی محل شبہ میں نہ تھی۔

موحدین ہند کی علمی و عملی حالت نیز
کیاعصرِ حاضر کےغیر مقلدین اہلِ حدیث ہیں؟

برصغیر پاک وہند میں تقریبابارہ صدیوں سے اسلام آیا، یہاں اسلام لانے والے، اسلام پھیلانے والے اور اسلام قبول کرنے والے سب کے سب اہل سنت وجماعت تھے، یہاں تمام محدثین ومفسرین، فقہاء واولیاء کرام وسلاطین عظام **حنفی المسلک** تھے۔ الحمدللہ علی ذالک ۔

لیکن جب سے انگریز کے شاطر وغاصب قدم یہاں آئے تووہ یورپ سے ذہنی آوارگی، مادر پدر آزادی اور دینی بے راہ روی کی سوغات ساتھ لائے اور مذہبی آزادی اور مذہبی تحقیق کے خوشنما اور دلفریب عنوانوں سے اس ملک میں ایک خودسر فرقے کو جنم دیا۔

اس فرقے کا پہلا قدم سلف صالحین سے بدگمانی اور اس کی انتہاسلف کے خلاف بدزبانی ہے یعنی اس فرقے کا ہر شخص اعجاب کل ذی رای برایہ پر نازاں وفرحاں ہونے کے ساتھ ساتھ لعن آخر ہذہ الامتہ اولھا کا مصداق ہے۔ اس فرقے کا ہر فرد اپنے آپ کو آئمہ اربعہ بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے اعلیٰ وبرتر سمجھتا ہے۔

ہم اس کے جملہ حقائق میں ایک حقیقت کی جانب توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں جو ہمارا موضوع بحث ہے اور وہ اس فرقہ جدید کی تاریخ پیدائش ہے۔ جس کے جاننے کے بعد آپ پر جھوٹے لبادے اہلحدیث کی حقیقت آشکارا ہو جائے گی۔

اس ایک فرق کو ضرور سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ یہ فرقہ رسول للہ ﷺ کے زمانے سے 14 سو سال بعد پیدا ہوا ہے جو فرقہ رسول للہ ﷺ کے زمانے سے اتنا بعد میں پیدا ہوا ہو وہ کیونکر علم و

عمل اخلاص وللّٰہیت اجتہاد و استنباط میں خیر القرون میں پائے جانے والے خواص تو کجا عوام کے مقابلے میں افضل ہو سکتا ہے

چنانچہ ان کی کہانی خود انہی کی زبانی، اس بات کے استشہاد اور مطابقت کے لئے ملاحظہ ہو

مولانا عبد الخالق اور نذیر حسین دہلوی صاحبان فرماتے ہیں :

" سو بانی مبانی اس فرقہ نو احداث کا عبد الحق ہے جو چند دنوں سے بنارس میں رہتا ہے اور حضرت امیر المومنین سید احمد شہید نے ایسی حرکات نائشہ کے باعث اسے اپنی جماعت سے نکال دیا اور علمائے حرمین معظمین نے اس کے قتل کا فتویٰ لکھا مگر کسی طرح وہ بھاگ کر وہاں سے بچ نکلا "

(نتائج التقلید ص 3 الحیات بعد الممات ص 228)

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گستاخ مولوی عبد الحق بنارسی نے بر ملا کہا

عائشہ علی سے لڑی اگر توبہ نہ کی تو مرتد مری

(العیاذ باللہ و نقل کفر کفر نہ باشد)

اور یہ بھی دوسری مجلس میں کہا کہ صحابہ کا علم ہم سے کم تھا ان میں سے ہر ایک کو پانچ پانچ حدیثیں یاد تھیں اور ہم کو ان سب کی حدیثیں یاد ہیں

(کشف الحجاب ص 42)

غیر مقلدین کے عالم و مجتہدِ نواب صدیق حسن خان بھوپالی کہتے ہیں ،

" اس زمانے میں ایک ریاکار اور شہرت پسند فرقے نے جنم لیا ہے جو ہر قسم کی خامیوں اور نقائص کے باوجود اپنے لئے قرآن و حدیث کے علم اور ان پر عامل ہونے کے دعویدار ہیں حالانکہ علم اور عرفان سے اس فرقے کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ لوگ علوم آلیہ و عالیہ دونوں سے جاہل ہیں "

(الحطہ ص 153)

اس قسم کے بیسیوں واقعات ان کی کتب سے نقل کئے جاسکتے ہیں مگر هكذ القدر كفىٰ باالمرء عظة کے طور پر کافی ہیں۔

مندرجہ بالا اقتباسات میں کسی قسم کا کوئی اختلاف یا ابہام نہیں ہے کہ اس کی وضاحت کی جائے۔ یہ عبارات اپنے معانی میں خود اظہر من الشمس ہیں۔ بالخصوص نواب صاحب نے تو انتہا کر دی۔ خصوصی طور پر نواب صاحب کے یہ الفاظ قابل غور ہیں (ہر قسم کی خامیوں کے باوجود اپنے لئے قرآن و حدیث کے علم اور ان پر عامل ہونے کے دعویدار ہیں)
آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اس فرقے کی تاریخ پیدائش کیا ہے۔

پھر غیر مقلدین کہتے ہیں کہ غیر مقلد نام تم نے ہمارا رکھا ہے۔ ورنہ ہم اہلحدیث ہیں اور یہ اصطلاح حدیث کی تدوین کے وقت سے چلی آرہی ہے لہذا ہم محدثین کے مسلک پر ہیں۔ تم ہمیں کیسے کہتے ہو کہ ہم بعد میں پیدا ہوئے ہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر یہ بیان کیا جائے کہ اہل حدیث کی اصطلاح کتب متقدمین و متاخرین میں جو استعمال ہوئی ہے اس کا مصداق کون ہیں۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ جو حضرات حدیث کی خدمت میں روایتہ و درایتہ معروف ہوئے ہوں ایسے صاحبان علم و عمل کے لئے علماء امت اصحاب الحدیث اہل الحدیث اہل الاثر محدثین کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔

در حقیقت ان اصطلاحات کے الفاظ میں تو اختلاف ہے معنی میں اتحاد ہے بالفاظ دیگر یہ سب باہم مترادف المعنی ہیں۔

اس دعوے کی دلیل کے لئے بجائے اصول حدیث کی کتب کے حوالے نقل کئے جائیں' قطع مسافت کے طور پر ایک غیر مقلد عالم مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب تاریخ اہل حدیث سے حوالہ نقل کر دیتا ہوں، ملاحظہ ہو :

بعض جگہ تو ان کا ذکر لفظ اہل حدیث سے ہوا ہے اور بعض جگہ اصحاب حدیث سے بعض جگہ اہل اثر کے نام سے اور بعض جگہ محدثین کے نام سے مرجع ہر لقب یہی ہے۔

(تاریخ اہل حدیث ص 128)

ابراہیم سیالکوٹی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصطلاحات ان کے نزدیک بھی مترادف المعنی ہیں۔ بزعم خویش اہل حدیث یعنی غیر مقلدین اور انفاس قدسیہ اہل حدیث میں بچند وجوہ فرق ہے۔

جماعت یا فرقہ اسے کہتے ہیں جو اصول و فروع میں ایک نظریہ پر متفق ہیں جیسے متقدمین و متاخرین علماء کی کتب میں متعدد فرق کا ذکر ہے مثلاً مرجئہ، قدریہ، جبریہ، معتزلہ، خوارج، روافض وغیرہ، ان فرقوں

کا بطور فرقہ ذکر ہے مثلاً مرجئہ بالکل اعمال کی ضرورت کو محسوس ہی نہیں کرتے، دخول جنت کے لئے نفس ایمان کو کافی سمجھتے ہیں تو ایک خاص نظریہ رکھنے والے گروہ کو مرجئہ سے موسوم کیا گیا۔
جبکہ قابل غور بات یہ ہے کہ اہل حدیث اگر کوئی فرقہ ہوتا اگرچہ حقانی ہوتا تو اس طریق پر ان کا ذکر ضرور ہوتا یعنی یہ کہا جاتا کہ یہ خوارج کا مسلک ہے اور اس کے مقابلے میں اہل حدیث کا مسلک یہ ہے

جبکہ ایسا نہیں تو اس طرح ذکر نہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ اہل حدیث کہتے ہی ایسے اشخاص و افراد کو ہیں جو خدمت حدیث میں روایتہ و درایتہ معروف ہو، قطع نظر اس سے کہ اس کا اپنا فقہی مسلک کیا ہے۔
چنانچہ جب ہم محدثین کا تذکرہ دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ احناف شوافع مالکیہ حنابلہ سب ہی اہل حدیث گزرے ہیں چنانچہ ذیل میں ایسے چند افراد کا ذکر کئے دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو :

اہل الحدیث احناف

(1) امام اعظم

عبدالکریم شہرستانی نے چند افراد کے نام گنوائے ان میں سے ایک امام اعظم ابو حنیفہ بھی ہیں اور آخر میں فرمایا وهوء لاء کلہم آئمة الحدیث
اور اسی طرح علامہ ذہبی نے امام صاحب کو ان القابات سے یاد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :
الامام الاعظم فقیہ العراق متورع عالم عامل متقی اور کبیر الشان ان القابات کے ذریعہ تذکرہ کرتے ہوئے آپ کو حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے
(تذکرہ الحفاظ ج1 ص158)
آپ کی جلالت پر سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ ہمارا اس وقت ان فضائل کا استیعاب مقصود نہیں ہے۔

(2) **زمربن ہزیل**

(3) **امام ابویوسف**

(4) **قاسم بن معن**

(5) **علی بن مسر**

(6) **امام طحاوی**

(7) **عافیہ بن یزید**

(8) **عبداللّٰہ بن مبارک**

عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: تعلمت الفقه الذی عندی من ابی حنیفه

(بغدادی ج13، ص388)

(9) **یحیی بن سعید القطان**

(10) **یحیی بن معین**

یحیٰ بن معین فرماتے ہیں القرأه عندی قرأه حزه والفقه فقه ابی حنیفه علی هذا ادرکت الناس

کہ میرے نزدیک قراۃ حمزہ کوفی کی اور فقہ حضرت امام اعظم کا راجح ہے۔ تلک عشرہ کاملۃ

(بغدادی ج13 ص347)

اہل الحدیث شوافع

(1) **صاحب مذہب امام ادریس شافعی**

(2) **امام ترمذی**

(3) **امام مسلم**

(4) **امام نسائی**

(5) ابو خضر

(6) ابن حبان

(7) ابوالسید

(8) ابن ماجه

اہل الحدیث مالکیہ

(1) امام ابو نطیب

(2) قاضی ابو طاہر زملی

(3) امام ابن الباجی

(4) امام اسماعیل القاضی

اہل الحدیث حنابلہ

(1) امام المقدسی

(2) الاشرم

(3) ابن الجوزی

(4) ابن شیخ عبدالقادر جیلانی یعنی ابوبکر عبدالرزاق

یہ چند اسماء بطور نمونہ ذکر کئے ہیں اس میں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ یہ مسالک اربعہ کے محدثین ہیں۔ ان سب کے محدثین اور اہل الحدیث ہونے پر اتفاق ہے مگر آپ غور تو فرمائیں۔ ان میں حنفی شافعی مالکی حنبلی کیوں ہیں جبکہ ہمارے زمانے کے نام نہاد اہل الحدیث تو نہ حنفی ہیں نہ شافعی نہ مالکی نہ حنبلی ہیں۔

اس فرق کو آپ ایک مثال سے سمجھیں۔ اگر میں آپ سے کہوں کہ زید کا مسلک کیا ہے؟ تو جواب دینے والا اگر یہ کہے کہ وہ تو اہل الحدیث ہے تو آپ انصاف سے بتائیں کہ آپ کے ذہن میں کیا آئے گا۔ لا محالہ طور پر ایک فرقے کا تصور جسے ہمارے دیار میں وہابی کا لقب ملا۔ اب بزعم خویش وہ اہل الحدیث کہلاتے ہیں۔ پس منظر اس کا یہ ہے کہ اس فرقہ نو پید کا نام شروع میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ہم مذہب ہونے کی وجہ سے وہابی کہا جانے لگا۔ بعد میں ان کے فطری حلیف انگریز سرکار نے اہل حدیث سے مسمّٰی کیا (جسکی تفصیل سابقہ تحریر میں آچکی)۔

چنانچہ مولوی حسین بٹالوی صاحب رقم طراز ہیں :

بخدمت جناب سیکریٹری گورنمنٹ! میں آپ کی خدمت میں سطور ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا خواست گار ہوں۔ 1886ء میں میں نے اپنے ماہواری رسالہ اشاعتہ السنہ شائع کیا تھا جس میں اس کا اظہار تھا کہ لفظ وہابی جس کو عموما باغی اور نمک حرام کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے لہذا اس لفظ کا استعمال مسلمانان ہندوستان کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث کہلائے جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات بار بار ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط و کتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے۔ ہم کمال ادب و انکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے اس درخواست پر فرقہ اہل حدیث تمام صوبہ جات ہندوستان کے دستخط ثبت ہیں

(اشاعتہ السنہ ص24 جلد 11 شمارہ 2)

بٹالوی صاحب کی اس واضح المعنیٰ عبارت پر تبصرہ کی ضرورت نہیں، آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ اس اصطلاح الحدیث کی الاٹمنٹ ان کے دیرینہ یار انگریز نے بطور ہدیہ عنایت کی ہے۔

بے شک **کلمتہ حق ارید بہا الباطل** اس موقع کے لئے کہا گیا ہے اس حقیقت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جو محدثین گزشتہ صدیوں میں گزرے ہیں وہ فرق میں کسی نہ کسی امام کے عیال تھے اور اگر کوئی ایسا نہ تھا تو وہ از خود فقیہ و مجتہد ہوتا تھا۔

سابق میں جو بیان ہوا یہ تو تھا تصویر کا ایک رخ۔اس فرقے کے مقابلہ میں احناف کب سے ہیں ، ان کا تاریخی پس منظر کیا ہے۔اس کو ملاحظہ فرمائیں۔

(1) غیر مقلدین کا فرقہ چودھویں صدی میں عبد الحق بنارسی نے بنایا جبکہ احناف خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم کا مظہر ہیں اور دوسری صدی احناف کا محور اجتہاد رہا اور ابتداء ہوئی۔

(2) امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کبار تابعین میں سے ہیں جبکہ بانی غیر مقلدین عبد الحق بنارسی تابعی تو کیا تبع تابعی تو کیا بلکہ گیارہویں صدی کے کبار علماء تک کا دیدار نہ کرسکا۔

(3) حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق احادیث میں بشارت ہے کہ اگر علم ثریا ستارے پر بھی ہو تو تب بھی ایک فارسی شخص اسے حاصل کرلے گا ، جبکہ عبد الحق بنارسی کے لئے کوئی ایک موضوع مخترع روایت بھی موجود نہیں ہے۔ہاں اب گھڑ لیں تو اور بات ہے۔

غیر مقلدین کے مشہور عالم مؤرخ مولوی محمد شاہ جہاں پوری نے سن 1900ء میں ایک کتاب **الارشاد والی سبیل الرشاد** تحریر فرمائی اور رقمطراز ہیں،

کچھ عرصہ سے ہندوستان میں ایک ایسے غیر مانوس مذہب کے لوگ دیکھنے میں آرہے ہیں جس سے لوگ بالکل ناآشنا ہیں، پچھلے زمانے میں شاذونادر اس خیال کے لوگ کہیں ہوں تو ہوں مگر اس کثرت سے دیکھنے میں نہیں آئے بلکہ ان کا نام ابھی تھوڑے ہی دنوں میں سنا ہے، اپنے اپ کو تو وہ اھل حدیث یا محمدی مؤحد کہتے ہیں مگر فریق مخالف میں ان کا نام غیر مقلد یا وہابی یا لامذھب لیا جاتا ہے

(الارشاد الی سبیل الرشاد ص 13)

اس عبارت کو بار بار پڑھیں غیر مقلد مؤرخ کے بیان سے صاف معلوم ہورہا ہے کہ سن 1900ء تک غیر مقلدین کا نام نشان نہیں تھا مگر سن 1900 کے بعد یہ فرقہ زور پکڑ گیا، یہی وہ دور ہے جسمیں انگریز نے اپنے ناپاک قدم اس خطے میں مضبوط کیے۔ نیز مؤرخ کے بیان سے یہ بھی واضح ہوا کہ غیر مقلدین وھابیین مسلمانوں کے درمیان غیر مانوس لوگ ہیں (یعنی قابل نفرت)۔

اھل حدیث انگریزوں کا دیا ہوا نام ہے۔

1886ء سے پہلے اس فرقہ کو غیر مقلد یا وہابی بمعنی باغی و نمک حرام کہا جاتا تھا پھر بعد میں غیر مقلدین نے متفقہ طور پر حکومت برطانیہ کو درخواست دی کہ ہمیں وہابی کہنے سے قانوناً منع کیا جائے اور اھل حدیث کا نام الاٹ کیا جائے۔

چنانچہ اشاعتہ السنہ جو کہ غیر مقلدین وھابیہ کا ترجمان رسالہ ہے اس میں ہے ،

بخدمت جناب سیکرٹری گورنمنٹ! میں آپ کی خدمت میں سطور ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا خواہستگار ہوں۔ 1886ء میں، میں نے اپنے ماہواری رسالہ اشاعت السنہ میں شائع کیا تھا

جسمیں اس بات کا اظہار کیا تھا، کہ لفظ وہابی جس کو عموما باغی اور نمک حرام کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، لہذا اس لفظ کا استعمال مسلمانان ہند کے اس گروہ کے حق میں جو اھلحدیث کہلاتے ہیں اور وہ ھمیشہ سے سرکار انگریزی کے نمک خوار اور خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات بارہا ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط وکتابت میں تسلیم کی جاچکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ھم کمال ادب و انکساری کیساتھ گورنمٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو اھلحدیث کے نام سے مخاطب کرے۔

(اشاعتہ لسنتہ ص 24 جلد 11 شمارہ نمبر 2)

نوٹ۔ اس درخواست فرقہ اھل حدیث کے تمام صوبہ جات ھندوستان کے دستخط ثبت ہیں۔ آپ اس تحریر کو بھی بار بار پڑھیں جس سے چند باتیں کھل کر سامنے آجاتی ہیں۔

1۔ وہابی باغی ونمک حرام کو کہا جاتا ہے ۔ (تو محمد بن عبدلوھاب جسکو وہابی اور دیوبندی اپنا مشرکہ مقتدا تسلیم کرتے ہیں تو سب باغی ونمک حرام ٹھہرے)

2۔ فرقہ غیر مقلدین انگریز کے پٹھو ونمک خوار ہیں، اسلئے انگریز کے خیر خواہ بھی ہیں تو جو انگریزوں کا خیر خواہ ہو وہ لازما اھل اسلام کا شر خواہ و دشمن ہو گا۔

3۔ فرقہ غیر مقلدین خود اپنے آپ کو اھل حدیث کہتے تھے باقی مسلمان انہیں اس نام سے موسوم نہ کرتے تھے۔

4۔ فرقہ غیر مقلدین کو نام و پہنچان انگریزوں کا عطیہ ہے۔ کیونکہ بیٹے کا نام ماں باپ ہی رکھتے ہیں۔

موحدین ہند کی علمی و عملی حالت
نام نہاد اہل حدیثوں (غیر مقلد،وہابیوں) کا بخاری ومسلم سے اختلاف، ناروا سلوک اور خیانت

ضروری سمجھتاھوں کہ آپ کی توجہ غیر مقلدین وھابیہ کے علماء کے ان بیانات کی طرف بھی کراتے چلیں جن میں امام بخاری سے عقیدت و محبت کے علی الرغم بخاری شریف اور امام بخاری پر حملے کئے گئے ہیں۔

بخاری شریف آگ میں (العاذ باللہ)

مشہور صحافی اختر کاشمیری اپنے سفر نامہ ایران میں لکھتے ہیں۔

اس سیشن کے آخری مقرر گوجوانوالہ کے اہل حدیث عالم مولانابشیر الرحمن مستحسن تھے، مولانا مستحسن بڑی مستحب کی چیز ہیں علم محیط (اپنے موضوع پر، ناقل) جسم بسیط کے مالک، ان کا انداز تکلم جدت آلود اور گفتگورف ہوتی ہے فرمانے لگے۔

" اب تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ قابل قدر ضرور ہے قابل عمل نہیں، اختلاف ختم کرنا ضرور ہے مگر اختلاف ختم کرنے لئے اسباب اختلاف کو مٹاناہو گا، فریقین کی جو کتب قابل اعتراض ہیں ان کی موجودگی اختلاف کی بھٹی کو تیز کر رہی ہے کیوں نہ ہم ان اسباب کو ہی ختم کر دیں؟

اگر آپ صدق دل سے اتحاد چاہتے ہیں توان تمام روایات کو جلاناہو گا جو ایک دوسرے کی دل آزاری کا سبب ہیں ہم بخاری کو آگ میں ڈالتے ہیں، آپ اصول کافی کو نذر آتش کریں آپ اپنی فقہ صاف کریں ہم اپنی فقہ (محمدی۔ناقل) صاف کر دینگے ۔"

وحید الزمان کی امام بخاری علیہ الرحمہ پر تنقید

صحیح بخاری کے وھابی مترجم وحید الزماں نے امام بخاری پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" امام جعفر صادق مشہور امام ہیں بارہ اماموں میں سے اور بڑے ثقہ اور فقیہ اور حافظ تھے، امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شیخ ہیں اور امام بخاری کو معلوم نہیں کیا شبہ ہو گیا کہ وہ اپنے صحیح میں ان سے روایت نہیں کرتے اللہ تعالی بخاری پر رحم کر مروان اور عمران بن حطان اور کئی خوارج سے تو انہوں نے روایت کی اور امام جعفر صادق سے جو ابن رسول اللہ ہیں ان کی روایت میں شبہ کرتے ہیں۔"

(لغات الحدیث، ۱:۶۲)

ایک دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں:

اور بخاری پر تعجب ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق سے روایت نہیں کی اور مروان وغیرہ سے روایت کی جو اعدائے اہل بیت علیہم السلام تھے۔

(لغات الحدیث، ۲:۳۹)

نواب وحید الزماں کی بخاری شریف کے ایک راوی پر سخت تنقید

وحید الزماں بخاری شریف کے ایک راوی مروان بن الحکم پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں

حضرت عثمان کو جو کچھ نقصان پہنچا وہ اسی کمبخت شریر النفس مروان کی بدولت خدا اس سے سمجھے (خدا اس سے بدلہ لے)

(لغات الحدیث، ۲:۲۱۳)

بخاری شریف حکیم فیض عالم غیر مقلد کی نظر میں

امام بخاری نے واقعہ افک سے متعلق جو احادیث بخاری شریف میں ذکر کی ہیں ان کی تردید کرتے ہوئے حکیم فیض عالم لکھتے ہیں:

ان محدثین، ان شارح حدیث، ان سیرت نویس اور ان مفسرین کی تقلیدی ذہنیت پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے جو اتنی بات کا تجزیہ یا تحقیق کرنے سے بھی عاری تھے کہ یہ واقعہ سرے سے ہی غلط ہے، لیکن اس دینی و تحقیقی جرات کے فقدان نے ہزاروں المیئے پیدا کیئے اور پیدا ہوتے رہیں گے، ہمارے امام بخاری نے اس صحیح بخاری میں جو کچھ درج فرمادیا وہ صحیح اور لاریب ہے خواہ اس سے للہ تعالٰی کی الوہیت، انبیاء کرام کی عصمت، ازاوج مطہرات کی طہارت کی فضائے بسیط میں دھجیاں بکھرتی چلی جائیں، کیا یہ امام بخاری کی اسی طرح تقلید جامد نہیں جس طرح مقلدین ائمہ اربعہ کی تقلید کرتے ہیں

بخاری شریف میں موضوع روایت

حکیم فیض عالم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ کی عمر کے بارے میں بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اب ایک طرف بخاری کی نو سال والی روایت ہے اور دوسری طرف اتنے قوی شواہد حقائق ہیں اس سے صاف نظر آتا ہے کہ نو سال والی روایت ایک موضوع قول ہے جسے ہم منسوب الی الصحابۃ کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے

بخاری شریف کے ایک مرکزی راوی پر حکیم فیض عالم کی جرح و تنقید

حکیم فیض عالم بخاری شریف کے ایک مرکزی راوی جلیل القدر تابعی اور حدیث کے مدون اول امام بن شہاب زہری علیہ الرحمہ پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ابن شہاب منافقین وکذابین کے دانستہ نہ سہی نادانستہ ہی سہی مستقل ایجنٹ تھے اکثر گمراہ کن خبیث اور مکذوبہ روایتیں انہیں کی طرف منسوب ہیں

مزید لکھتے ہیں:
ابن شہاب کے متعلق یہ بھی منقول ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے بھی وبلاواسطہ روایت کرتا تھا جو اس کی ولادت سے پہلے مر چکے تھے، مشہور شیعہ مولف شیخ عباس قمی کہتا ہے کہ ابن شہاب پہلے سنی تھا پھر شیعہ ہو گیا
(تتمۃ المنتہیٰ ص ۱۲۸) عین الغزال فی اسماء الرجال میں بھی ابن شہاب کو شیعہ کہا گیا ہے

وحید الزماں حیدر آبادی اور حکیم فیض عالم کی امام بخاری اور ابن شہاب زہری پر اس شدید جرح کے بعد غیر مقلدین کو بخاری شریف پر سے اعتماد اٹھالینا چاہیئے اور بخاری شریف کی ان سینکڑوں احادیث سے ہاتھ دھولینا چاہیئے جن کی سند میں ابن شہاب موجود ہیں
بالخصوص حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی رفع یدین والی حدیث اور حضرت عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرات فاتحہ والی حدیث سے تو بالکل دستبر دار ہو جانا چاہیے کیونکہ ان احادیث کی سند میں یہی ابن شہاب زہری موجود ہیں،
دیکھئے غیر مقلدین کیا فیصلہ کرتے ہیں ؟۔

غیر مقلدین وھابیہ کی احادیث میں بے اصولیاں

غیر مقلدین وھابی حضرات بخاری شریف کے معاملہ میں اس قدر غیر محتاط واقع ہوئے ہیں کہ بے دھڑک احادیث مبارکہ بخاری کی طرف منسوب کر دیتے ہیں حالانکہ وہ احادیث یا تو سرے سے بخاری میں نہیں ہوتیں یا ان الفاظ کے ساتھ نہیں ہوتیں

دو چار حوالے اس سلسلہ کے نذر قارئین کر رہا ہوں

1۔ غیر مقلدین کے شیخ الحدیث مولوی اسماعیل سلفی نے اپنی کتاب رسول اکرم کی نماز میں ص ۴۸ میں ایک حدیث درج کی ہے

عن عبداللہ بن عمر قال رایت النبی ﷺ افتح التکبیر فی الصلوۃ فرفع یدہ حین یکبر حتی یجعلھما حدو منکیبہ واذا کبر للرکوع فعل مثلہ و اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فعل مثلہ و اذ اقال ربنا رلک الحمد فعل مثلہ ولا یفعل ذالک حین یسجد ولا حین یرفع راسہ من السجود

(سنن کبری ج ۲ ص ۶۸، ابوداود ج ۱ ص ۱۶۳، صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۲ الخ)

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث بخاری شریف میں نہیں ہے، شائد کوئی غیر مقلد اٹھ کھڑا ہو اور بولے کہ ان الفاظ کے ساتھ نہ سہی معنا سہی تو ان کی یہ بات بھی غلط ہے یہ معنا بھی بخاری میں نہیں ہے اس لئے کہ حدیث سے چار جگہ رفع یدین ہو رہا ہے۔ (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت (۲) رکوع میں جاتے وقت (۳) سمع اللہ لمن حمدہ کہتے وقت (۴) اور ربنا لک الحمد کہتے وقت جبکہ بخاری میں صرف تین جگہ رفع یدین کا ذکر ہے۔

2۔ غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل ایک سوال کے جواب میں تحریر کرتے ہیں
صحیح بخاری میں آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے کہ تین رکعت کے ساتھ وتر نہ پڑھو، مغرب کے ساتھ مشابہت ہو گی

یہ حدیث بخاری تو دور رہی پوری صحاح ستہ میں نہیں، من ادعی فعلیہ البیان

3۔ حکیم صادق سیالکوٹی تحریر کرتے ہیں
حالانکہ حضور نے یہ بھی صاف صاف فرمایا ہے: افضل الاعمال الصلوۃ فی اول وقتھا (بخاری) افضل عمل نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھنا ہے

ان الفاظ اور معنی کے ساتھ یہ حدیث پوری بخاری میں کہیں نہیں ہے

4۔ حکیم صادق نے ایک حدیث ان الفاظ کے ساتھ درج کی ہے
عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عهد رسول الله ﷺ وابی بکر و سنتین من خلافۃ عمر طلاق الثلاث واحدۃ (صحیح بخاری)

رسول للہ ﷺ کی زندگی میں اور حضرت ابو بکر کی پوری خلافت میں اور حضرت عمر فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے ابتدائی دو برس میں (یکبارگی) تین طلاقیں ایک شمار کی جاتی تھی

اور حال یہ ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کا پوری بخاری میں کہیں نام و نشان نہیں ہے

5۔ حکیم صادق سیالکوٹی نے اپنی کتاب صلوۃ الرسول ص۲۱۸ میں رکوع کی دعائیں کے تحت چوتھی دعا یہ درج کی ہے۔

سبحان للہ ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ

اور حوالہ بخاری و مسلم کا دیا ہے حالانکہ یہ حدیث نہ بخاری میں ہیں نہ مسلم میں۔

6۔ حکیم صادق سیالکوٹی نے صلوۃ الرسول ص۱۵۳ پر اذان کے جفت کلمات کا عنوان دے کر اذان کے کلمات ذکر کیئے ہیں اور حوالہ بخاری و مسلم کا دیا ہے حالانکہ اذان کے یہ کلمات نہ بخاری میں ہیں نہ مسلم میں۔

7۔ حکیم سیالکوٹی صاحب نے اپنی کتاب صلوۃ الرسول ص۱۵۴ پر تکبیر کے طاق کلمات کا عنوان کے تحت تکبیر کے الفاظ درج کئے ہیں اور حوالہ بخاری و مسلم کا دیا ہے حالانکہ تکبیر کے یہ الفاظ نہ بخاری میں ہیں نہ مسلم میں۔

8۔ حکیم صاحب صلوۃ الرسول ص۱۵۶ پر اذان کا طریقہ اور مسائل کی جلی سرخی قائم کر کے اس کے ذیل میں لکھتے ہیں

حی علی الصلوۃ کہتے وقت دائیں طرف مڑیں اور حی علی فلاح کہتے وقتا بائیں مڑیں **ولایستدر** اور گھومے نہیں یعنی دائیں اور بائیں طرف گردن موڑیں گھوم نہیں جاناچاہیے ، (بخاری و مسلم)

بخاری شریف کے غلط حوالے

قارئین کرام!!

غیر مقلدین وھابیہ حضرات جب کوئی عمل اختیار کرتے ہیں تو چاہے وہ غلط کیوں نہ ہو اسے ثابت کرنے کے لئے غلط بیانی سے بھی گریز نہیں کرینگے بلا جھجک بخاری کے غلط حوالے دے دیتے ہیں حالانکہ بخاری میں ان کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا دو چار حوالے اس سلسلہ کے بھی نذر قارئین کیئے دیتا ہوں ؛

1۔ مولوی ثناءللہ امرتسری اپنے فتاوی میں تحریر کرتے ہیں

سینہ پر ہاتھ باندھنے اور رفع یدین کرنے کی روایات بخاری و مسلم اور ان کی شروح میں بکثرت ہیں

ثناء اللہ امرتسری کی یہ بات بالکل غلط ہے بخاری و مسلم میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی روایات تو درکنار ایک روایت بھی موجود نہیں۔

2۔ فتاوی علما اھل حدیث میں ایک سوال کے جواب میں تحریر ہے

جواب صریح حدیث سے صراحتاًہاتھ اٹھا کر یا باندھ کر قنوت پڑھنے کا ثبوت نہیں ملتا، دعا ہونے کی حیثیت سے ہاتھ اٹھا کر پڑھنا اولیٰ ہے، رکوع کے بعد قنوت پڑھنا مستحب ہے، بخاری شریف میں رکوع کے بعد ہے الخ۔

غیر مقلد مفتی صاحب کا یہ جواب بالکل غلط ہے، بخاری شریف پڑھی جائے، پوری بخاری میں قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھنے کا کہیں ذکر نہیں ملے گا، بلکہ اس کا الٹ یعنی رکوع میں جانے سے پہلے قنوت پڑھنے کا ذکر متعدد مقامات پر ملے گا۔

یہ تو بطور نمونہ چند چیزیں آپ کے سامنے پیش کیں ورنہ ان لوگوں کی اس قدر خیانتیں اور منافقتیں ہیں کہ انہیں بیان کیا جائے تو سینکڑوں کتابیں تیار ہو سکتی ہیں۔

موحدین ہند کی علمی و عملی حالت
غیر مقلدیت (وہابیت) اور قادیانیت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں

تقلید ہر بے راہ روی کا توڑ ہے۔ ہر باطل کے پاس پہلے والے باطل لوگوں کے تیر و ترکش موجود ہیں۔ جسے کہتے ہیں نئے شکاری جال پرانا۔ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرتے ہوئے کوئی آدمی بھی ضلالت اور گمراہی میں نہیں پڑ سکتا۔ ہاں خود اجتہادی اور خواہشات نفسانی کی آڑ میں آدمی گمراہ ہو جائے تو اسلام سے خارج ہونے کے بھی قوی احتمالات موجود ہوتے ہیں۔۔!!!

اس لئے بعد کے اٹھنے والے فتنے دو دھڑوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔

1۔ جنہوں نے سرے سے تقلید کا انکار کیا۔ اس میں اہل ظواہر سے لے کر موجودہ دور تک کے فتنے مثلاً غیر مقلدیت و مرزائیت وغیرہ شامل ہیں۔

2۔ جنہوں نے عملاً تقلید کا انکار اور قولاً تقلید کا اقرار بڑے زور و شور سے کیا۔ پہلے دور کے معتزلہ سے لے کر آج کل کے گمرہ و گستاخ بدعتی دیوبندی حیاتی و مماتیوں اور روافض تک کے لوگ اس میں شامل ہیں۔

(**نوٹ** : مرزائیوں نے مرزے کی نبوّت کے لیئے دیوبندیوں کے **امام قاسم نانوتوی** کی کتاب **تحذیر النّاس** کا حوالہ دیا جس میں نانوتوی نے لکھا کہ بالفرض آپ کے بعد اگر کوئی نبی آجائے تو خاتم النبیین میں کوئی فرق نہیں پڑتا قادیانیّت کا راستہ دیوبندی مذہب نے کھولا۔)

مرزانے کون سا گناہ کیانانوتوی کے مطابق مرزانے اپنی طرف سے کوئی اصول گمراہی وضع نہیں کیا بلکہ پہلے گمراہ گروھوں کے عقائد کو چمکدار اسلامی لیبل لگاکر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیاہے،

اور یہ طبقہ ان لوگوں کی تقلید میں چلاہے جن کو امت مسلمہ نے ان کے غلط عقائد اور نظریات کی وجہ سے چھوڑکر اسلام ومذھب اھل سنّت وجماعت سے خارج کردیاتھا۔

ذیل میں آپ کی خدمت میں تقلید سے بیزار دوفرقوں کے چند مشترکہ مسائل کا تذکرہ کرتے ہیں جن سے آپ بخوبی جان لیں گے کہ ان کا آپس کا چولی دامن کا ساتھ ہے، فرق صرف نام کا ہے۔

مسئلہ نمبر1 :

جس طرح غیر مقلدین نے تقلید کو شرک اور کار شیطان بتلانے کے ساتھ ساتھ رد تقلید پر کتابیں لکیں،راسی طرح مرزے نے بھی تقلید کا انکار اور رد تقلید میں کتب تحریر کیں۔

(الکلام المفید فی اثبات التقلید ص:187)

مسئلہ نمبر2 :

جس طرح غیر مقلدین کے ہاں مسافت سفر 3 میل یا احتیاطاً 9 میل ہے۔

(نماز نبوی ص: 243)

اسی طرح مرزاقادیانی بھی مدت قصر کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتاہے۔

جس کو تم پنجابی میں وانڈا کہتے ہو، اس میں قصر ہوناچاہیے۔میں نے سوال کیااس میں کوئی میلوں کی بھی شرط ہے۔آپ نے کہانہیں پس جس کو تم وانڈا سمجھتے ہو اس میں قصر جائز ہے۔

(سیرت مہدی از مرزابشیر ج: 3 ص: 53)

مسئلہ نمبر3 :

غیر مقلدین جرابوں پر مسح کرنے کے قائل ہیں۔

(صلوۃ الرسول ص: 106)

مرزا بھی جرابوں پر مسح کا قائل نہ ہوتا جبکہ وہ پھٹی پرانی جرابوں پر مسح کرنے کا بھی قائل تھا۔

(سیرت مہدی از مرزا بشیر ج: 2 ص: 127)

مسئلہ نمبر4 :

غیر مقلدین حدیث صحیحہ " تحت السرۃ" والی کے خلاف خارج از صحاح ستہ سے سینہ پر ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔

(صلوۃ الرسول ص؛ 88 ملخصًا)

مرزے کا عمل بھی غیر مقلدوں والا ہی تھا۔ وہ خود لکھتا ہے،

باوجود اس کے کہ شروع عمر میں بھی ہمارے ارد گرد سب حنفی تھے مجھے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کبھی پسند نہیں ہوا بلکہ طبعیت کا میلان ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کی طرف رہا ہے۔

(سیرت مہدی از مرزا بشیر ج: 1 ص: 103)

نیز لکھا ہے، کہ بحالت نماز ہاتھ سینے پر باندھتا تھا۔

(سیرت مہدی ج: 3 ص: 265)

مسئلہ نمبر5 :

غیر مقلدین ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کے قائل ہیں اور اس کو سنت نبویہ غیر منسوخہ سمجھتے اور قرار دیتے ہیں۔

(تیسر الباری از وحید الزمان غیر مقلد ج: 5 ص: 698)

اسی طرح مرزا قادیانی بھی ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کا قائل تھا۔

(سیرت مہدی ج: 3 ص: 63)

مسئلہ نمبر6 :

غیر مقلدین سفر اور حضر میں خرابی موسم میں جمع بین الصلوتین کے قائل ہیں۔

(نماز نبوی از ڈاکٹر شفیق غیر مقلد ص: 247)

اسی طرح مرزا قادیانی بھی جمع بین الصلوتین کا عملاً قائل تھا۔

(سیرت مہدی ج:3 ص:220)

مسئلہ نمبر7 :

غیر مقلدین آمین بالجہر[شرارتاً] زور سے کہتے ہیں۔

(صلوۃ الرسول از صادق سیالکوٹی غیر مقلد ص: 195)

اسی طرح مرزا قادیانی بھی آمین بالجہر کا قائل تھا۔

(سیرت مہدی ج:3 ص:64)

مسئلہ نمبر8 :

غیر مقلدین نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔

(صلوۃ الرسول از صادق سیالکوٹی غیر مقلد ص: 195)

اسی طرح مرزا قادیانی بھی رفع یدین کرنے کا قائل تھا۔

(سیرت مہدی ج:2 ص:49)

مسئلہ نمبر9 :

غیر مقلدین نماز میں قراۃ خلف الامام کرتے ہیں۔

(نماز نبوی از ڈاکٹر شفیق غیر مقلد ص: 185)

اسی طرح مرزا قادیانی بھی نماز میں قراۃ خلف الامام کا قائل تھا۔

(سیرت مہدی ج:3 ص:64)

مسئلہ نمبر10 :

غیر مقلدین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سولی دیے جانے کے قائل ہیں۔

مولوی اشرف سلیم غیر مقلد لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو معراج کرائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر۔

(میزان المتکلمین ص:136)

اسی طرح مرزا بھی رفع عیسیٰ علیہ السلام کا قائل نہ تھا بلکہ خود مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔

(کشتی نوح ص48)

مرزا **غیر مقلد** ہی تھا

نمبر1: خود بیوی کا اقرار ہے کہ مرزا صاحب اہلحدیث تھے۔

(سیرت مہدی ج:1 ص:57)

نمبر2: غیر مقلدیت مرزا کا سسرال اور مرزا ان کا داماد تھا۔

(سیرت مہدی ج:1 ص:57)

نمبر3: غیر مقلد تھا تبھی تو نذیر حسین دہلوی نے نکاح پڑھایا۔

(سیرت مہدی ج:1 ص:57)

نمبر4: مرزے کا استاد مولوی فضل احمد گوجرانوالی غیر مقلد تھا اور دوسرا سید گل شیعہ تھا۔

(سیرت مہدی ج:1 ص: 251)

نمبر5: مرزا قادیانی اور محمد حسین بٹالوی غیر مقلد ہم مکتب تھے۔

(سیرت مہدی ج:1 ص:258)

نمبر6: مرزا قادیانی غیر مقلد تھا تبھی تو محمد حسین بٹالوی نے براہین احمدیہ پر تقریظ لکھی۔

(سیرت مہدی ج:1 ص:265)

نمبر7 : خاکسار (مرزا قادیانی) کے نزدیک فرقہ اہل حدیث اپنے اصل کے اعتبار سے نہایت قابل قدر ہے۔

(سیرت مہدی ج:2 ص:29)

نمبر8 : مرزا عقائد اور تعامل کے لحاظ سے اہلحدیث تھا۔

(سیرت مہدی ج:2 ص:49)

نمبر9 : غیر مقلد تھا تو اس لئے ان سے ملاپ زیادہ تھا۔

(سیرت مہدی ج:1 ص:57)

نمبر10: مرزا قادیانی کے مسائل اور عقائد سارے کے سارے غیر مقلدوں والے تھے۔ مثلاً آمین بالجہر رفع یدین وغیرہ۔

(سیرت مہدی ج:3 ص:64، ج:1 ص162)

نواب صدیق حسن خان

نواب صاحب کے عہد میں غیر مقلدین اہلحدیث کے نام سے موسوم نہ تھے، ترکِ تقلید کی فضا خاصی معروف ہو چکی تھی اور یہ لوگ موحدینِ ہند کہلاتے تھے، یہ لوگ کس علمی اور عملی حالت میں تھے، اسے خود نواب صاحب سے سنیئے:

یہ لوگ معاملات کے مسائل میں حدیث کی سمجھ اور بوجھ سے بالکل عاری ہیں اور اہلِ سنت کے طریق پر ایک مسئلہ بھی استنباط نہیں کر سکتے، حدیث پر عمل کرنے کی بجائے زبانی جمع و خرچ اور سنت کی اتباع کی جگہ شیطانی تسویلات پر اکتفا کرتے ہیں اور اس کو عین دین تصور کرتے ہیں۔

(الحطہ:۱۵۱)

نواب صدیق حسن خان نے معاملات کی قید اس لئے لگائی ہے کہ عبادات میں ان لوگوں نے آمین بالجہر اور رفع الیدین وغیرہ کی کچھ روایات ضرور یاد کی ہوتی ہیں، سو اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ لوگ فنِ حدیث سے کچھ آشنا ہیں، نواب صاحب عبادات میں بھی ان غیر مقلدین سے چنداں موافق نہ تھے، ان کے صاحبزادہ حسن علی لکھتے ہیں:

آپ حنفی نماز کو ہمیشہ اقرب الی السنۃ فرماتے رہتے تھے۔

(ماثر صدیقی:۳/۱)

پیش نظر رہے کہ عبدالحق بنارسی اور میاں نذیر حسین دھلوی کے دور تک یہ لوگ اہلحدیث (اصطلاحِ جدید) میں معروف نہ تھے نہ اس وقت تک یہ اصطلاح باضابطہ طور پر قائم ہوئی تھی، ابھی یہ لوگ ترکِ تقلید کے نام سے پہچانے جاتے تھے، یا موحدین ہند کے نام سے۔

محمد حسین بٹالوی

بٹالوی سنہ ۱۲۵۲ھ میں پیدا ہوئے، یہ اور نواب صدیق حسن خاں ہم اُستاد تھے، بٹالوی کے استاد بھی مفتی صدرالدین صاحب دہلوی تھے، اور حدیث میاں نذیر حسین دہلوی سے پڑھی، مولوی عبدالمجید سوہدروی کا یہ بیان پہلے سن آئے ہیں:

لفظ وہابی آپ ہی کی کوششوں سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔

(مآثر صدیقی: ۱/۳)

یہیں سے جماعت اہل حدیث ایک مستقل مکتبِ فکر کے طور پر اُبھرتی ہے، یہ صحیح ہے کہ اس فرقے کا مولد و مسکن ہندوستان سے باہر کہیں نہیں ملتا؛ یہی وجہ ہے کہ یہ لقب اہلِ حدیث کہلانے سے پہلے موحدین ہند کہلاتے تھے؛ تاہم یہ ضرور ہے کہ ان دنوں یہ فرقہ اہلِ حدیث کے عنوان سے مشہور نہ تھا اور اس کے تمام "علما" تقریباً انہی بزرگوں کے شاگرد اور شاگرد در شاگرد ہیں جنہیں ہم جماعت کے موسسین کے طور پر ہم ذکر کر آئے ہیں،

حافظ عبدالمنان وزیر آبادی، مولوی سلامت اللہ جیراجپوری، مولوی عبدالوہاب ملتانی (بانی فرقہ امامیہ اہلِ حدیث) اور حافظ محمد لکھوی، حافظ غلام رسول قلعہ یہان سنگھ والے سب نذیر حسین دہلوی کے ہی شاگرد تھے البتہ غزنی سے چند ایسے انکے بزرگ ضرور آئے جو اس مکتبِ فکر میں نئے شامل ہوئے اور پھر پنجاب میں ایک ممتاز گروہ بن کر اُبھرے، یہ گروہ غزنوی نام سے معروف ہے۔

مولوی عبد اللہ غزنوی نے نذیر حسین دھلوی سے حدیث پڑھ کر واپس غزنی چلے گئے، وہاں مسلمانوں کو ترکِ تقلید کی دعوت دی، ان کی یہ تحریک وہاں مسلمانوں کی وحدتِ ملی کو توڑنے کا موجب سمجھی گئی اور اندیشہ پیدا ہوا کہ کہیں اس کے پیچھے انگریزوں کی افغانستان پر قبضہ کرنے کی سازش کارفرما نہ ہو اس پر حکومتِ افغانستان نے انہیں ملک سے نکال دیا اور یہ سب ہندوستان آگئے، ہندوستان میں ان دنوں محمد حسین بٹالوی غیر مقلدین کے مذہبی ایڈوکیٹ تھے، جنہوں نے جہاد کے خلاف رسالہ **الاقتصاد** لکھ کر انگریزوں کو مطمئن کیا اور پھر انہیں سرکارِ انگلشیہ سے ایک وسیع جاگیر بھی ملی۔

سو ہندوستان میں غیر مقلد ہو کر رہنا اب ان حضرات کے لئے چنداں مشکل نہ تھا؛ یہاں کے غیر مقلدوں نے ان "علمائے" غزنی کا بڑے تپاک سے استقبال کیا۔

پنجاب میں غزنوی اولوماء کی آمد

محمد حسین بٹالوی کے عہد میں پنجاب میں غزنوی غیر مقلدین کی آمد ہوئی عبد اللہ غزنوی افغانستان سے جلاوطن ہوئے تھے ان کا رحجان ترکِ تقلید کی طرف تھا، انہیں یہاں بنابنایا میدان مل گیا، ہندوستان کے دیگر اہلِ حدیث سے اُن کا ایک موضوع میں اختلاف رہا، یہ لوگ تصوف اور بیعت وسلوک کے قائل تھے، عبد الجبار غزنوی نے **اثبات الالہام والبیعۃ** کے نام سے اس موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی،

مولوی عبد اللہ غزنوی کے دو بیٹے مولوی عبد الجبار اور مولوی عبد الواحد تھے، پھر عبد الجبار کے بیٹے مولوی داؤد غزنوی اور مولوی عبد الغفار تھے، مولوی عبد الواحد کی اولاد میں سے مولوی اسماعیل غزنوی اپنے حلقے میں معروف ہوئے،

اسماعیل غزنوی سعودی عرب کے ملک عبدالعزیز بن آلِ سعود کے وزیر رہے ہیں, ان کے واسطہ سے سعودی عرب کے اور نجد کے "علماء" اور موحدینِ ہند کے مابین خاصے تعلقات قائم ہو گئے؛

یہاں تک کہ اس مناسبت سے پھر سے لفظ وہابی موحدین ہند پر آگیا، اب یہ لوگ لفظ وہابی سے زیادہ گریزنہ کرتے تھے؛ کیونکہ سعودی تعلقات سے ان کی ایک نسبت آلِ شیخ سے قائم ہو چکی تھی؛ سو لفظ وہابی یہاں اور قوت پکڑ گیا اِس دور میں غزنوی جماعت ایک گروہ بن کر اُبھرے اور ایک دور تک جماعتِ اہلِ حدیث کی قیادت ان کے ہاتھ میں رہی۔

مولوی ثناءاللہ امرتسری

مولوی ثناء اللہ امر تسری "علما" دیوبند اور جماعت اہلِ حدیث کے مابین ایک نقطہ اتصال تھے، یہ دار العلوم دیوبند کے فاضل تھے؛ مگر مسلک ترکِ تقلید کا ہی رہا؛ تاہم آخر دم تک "علما" دیوبند سے بہت قریب کا تعلق رہا،

غیر مقلدین میں سے حافظ عبد المنان وزیر آبادی سے حدیث پڑھی، محمد حسین بٹالوی کے بھی شاگرد تھے، ملک کی سیاسی جدوجہد میں بارہا علماء دیوبند کے ساتھ شریک ہوئے اور **"فرقہ باطلہ"** (اشارہ اھلسنت کی طرف ہے) کے رد میں بھی اولاماء دیوبند کے شانہ بشانہ کام کیا،

انگریزوں کی ڈائری میں تحریک ریشمی رومال کے ذیل میں لکھا ہے:

جنود ربانیہ کی فہرست میں میجر جنرل یہی شخص مولوی ثناء اللہ امر تسری ہے انجمن اہلِ حدیث پنجاب کا صدر ہے، ہندوستان میں شاید سب سے ممتاز وہابی ہے، امر تسر سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اردو

اخبار اہلِ حدیث کو مرتب کرتا ہے، مولوی ثناء اللہ امرتسری مولوی محمود الحسن کا شاگرد ہے اور شاید بیس پچیس برس گزرے ان سے حدیث پڑھی تھی۔
("تحریک ریشمی رومال" انگریزوں کی اپنی ڈائری)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ انگریز اب پھر سے لفظ وہابی ان حضرات کے لئے واپس لا رہے تھے، نواب صدیق حسن خان بھوپالی اور مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب رسالہ **تنسیخِ جہاد** پر دستخط کیئے اور وہابیانِ ہزارہ سے نفرت کا اظہار کیا تھا تو لفظ وہابی ان موحدینِ ہند سے اُٹھا لیا گیا تھا اور جونہی ان میں سے کسی نے مولوی محمود الحسن سے نسبت ظاہر کر دی تو پھر اُسے وہابی قرار دیا جانے لگا،

انگریزی سیاست کے اس مدوجزر میں معلوم نہیں کتنے لوگ ڈوبے ہوں گے۔

مولوی ابراہیم سیالکوٹی

یہ غلام حسن سیالکوٹی (شاگرد نواب صدیق حسن صاحب) اور حافظ عبد المنان وزیر آبادی کے شاگرد تھے، مولوی ثناء اللہ امرتسری سے گہرے تعلق کی بناء پر یہ بھی علما" دیوبند کے بہت قریب ہو گئے تھے؛

یہاں تک کہ ان کے بارے میں انگریزوں کی ڈائری میں یہ الفاظ ملتے ہیں:

پسر مستری قادر بخش سکنہ سیالکوٹ۔

مشہور اور نہایت با اثر اور متعصب وہابی مبلغ، ہندوستان میں سفر کرتا رہتا ہے اور وہابیوں کے جلسوں میں اور دوسرے فرقوں سے مناظروں کے دوران نہایت پر جوش تقریریں کرتا ہے، اس لئے اس کی

ہر وقت مانگ رہتی ہے، ظفر علی کا کٹر حامی ہے اور ثناء اللہ امر تسری کا ساتھی اور مولوی عبد الرحیم عرف بشیر احمد اور عبد اللہ پشاوری کتب فروش کا ساتھی ہے۔

(تحریک ریشمی رومال انگریزوں کی اپنی ڈائری)

مولوی وحید الزمان حیدرآبادی

سنہ ۱۳۳۸ھ م سنہ ۱۹۲۰ء

کتبِ حدیث کے اردو تراجم اور وحید اللغات لکھنے کے باعث یہ فرقہ اہلِ حدیث میں سب سے بڑے مصنف سمجھے ۳جاتے ہیں، نواب صدیق خان کے بعد اس باب میں انہی کا نام ہے، پہلے نواب صاحب نے وحید الذماں کو تراجم کے لیے تنخواہ پر ملازم رکھا، ان کے دور میں مولوی شمس الحق عظیم آبادی، مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی عبد اللہ غازی پوری, مولوی فقہ اللہ پنجابی غیر مقلدین کی نمایاں شخصیتیں تھے، مولوی ثناء اللہ امر تسری بھی خاصے معروف ہو چکے تھے۔

انہوں نے نذیر حسین دھلوی سے حدیث پڑھی، غیر مقلد ہونے کے بعد شیعیت کی طرف خاصے مائل ہو گئے، ان کی کتاب "**ہدیۃ المہدی**" وحید الذماں کے انہی خیالات کی ترجمان ہے، ہدیۃ المہدی تالیف کی بنا پر اہلِ حدیث کا ایک بڑا گروپ ان سے بد دل ہو گیا اور عامہ اہلِ حدیث کا اعتقاد ان سے جاتا رہا۔

(وحید اللغات مادہ شر)

یہ فخر الدین الطریحی شیعی (۱۰۸۵ھ) کی کتاب **مطلع النیرین اور مجمع البحرین** سے خاصے متاثر تھے، وحید اللغات کی اس قسم کی عبارات انہی خیالات کی تائید کرتی ہیں، شیخین کریمین طیبین طاہرین رضی اللہ عنہ کو اہلِ سنت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے افضل کہتے ہیں اور وحید الذماں کہتے ہیں کہ مجھ کو اس امر پر بھی کوئی قطعی دلیل نہیں ملتی، نہ یہ مسئلہ کچھ اصولِ دین اور ارکانِ دین سے ہے، زبردستی اس کو متکلمین نے عقائد میں داخل کر دیا ہے۔

(مادہ عثم بلفظہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اپنے تیئں سب سے زیادہ خلافت کا مستحق جانتے تھے اور ہے بھی یہی۔

(مادہ عجز)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

ان کی نسبت کلماتِ تعظیم مثل " حضرت و رضی اللہ عنہ " سخت دلیری اور بیباکی ہے ۔(العیاذ باللہ)

(مادہ عجز)

پھر محرم کے بارے میں رقمطراز ہیں:

یہ مہینہ خوشی کا نہیں رہا محرم کا مہینہ شہادت کی وجہ سے غم کا ہے۔

موحدین ہند کی علمی و عملی حالت
غیرمقلدین وہابیہ کے شرمناک مسائل

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ غیر مقلدین جو خود کو اہل حدیث کہتے ہیں کا وجود انگریز دور سے پہلے نہ تھا۔ انگریز کے دور سے پہلے پورے ہندوستان میں نہ ان کی کوئی مسجد تھی، نہ مدرسہ اور نہ ہی کوئی کتاب۔

انگریز نے ہندوستان میں قدم جمایا تو اپنا اولین حریف علماء اہلسنت کو پایا۔ یہی وہ علماء تھے جنہوں نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور ہزاروں مسلمانوں کو انگریز کے خلاف میدان جہاد میں لا کھڑا کیا، غیر مقلدین نے انگریز کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا اور مسلمانوں میں تفرقہ اور انتشار پھیلایا اور آج تک اپنی اسی روش پر قائم ہیں۔

فقہ حنفی جو تقریباً بارہ لاکھ مسائل کا مجموعہ ہے اس عظیم الشان فقہ کے چند ایک مسائل پر اعتراض کرتے ہوئے غیر مقلدین عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ فقہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور غیر مقلد عوام کی زبان پر یہ تو ایک چلتا ہوا جملہ ہے کہ **فقہ حنفی میں فلاں فلاں گندہ اور حیاء سوز مسئلہ ہے** اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ اپنے نادان سنی بھائیوں کو انکے شرمناک عقیدے سے آگاہ کیا جائے کہ خود غیر مقلدین کی مستند کتابوں میں کیا کیا گندے اور حیا سوز مسائل بھرے پڑے ہیں۔

افسوس کہ غیر مقلد علماء نے یہ مسائل قرآن وحدیث کا نام لے کر بیان کئے ہیں۔ آپ یقین کریں جتنے حیاء سوز مسائل غیر مقلدین نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے منسوب کئے ہیں کسی ہندو، سکھ یا یہودی نے بھی اپنے مذہبی پیشوا سے منسوب نہیں کیے ہوں گے۔ غیر مقلدین تقیہ کر کے ان مسائل

کو چھپاتے رہے ہیں۔ ان کی کوشش رہی ہے کہ فقہ حنفی پر خواہ مخواہ کے اعتراض کیے جائیں تاکہ ان کے اپنے مسائل اور کفریات عوام سے پوشیدہ رہیں۔

آپ یہ مسائل پڑھیں گے تو ہو سکتا ہے کہ کانوں کو ہاتھ لگائیں اور توبہ توبہ کریں۔ کوئی شاید یہ اعتراض کرے کہ ایسی تحریر لکھنے کی کیا ضرورت تھی لیکن میرے دوست حقیقت یہ ہے کہ جس تیزی سے اخلاق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے غیر مقلدین وھابیہ اپنا لٹریچر پھیلا رہے ہیں حقیقت کو آشکار کرنا ہماری مجبوری ہے۔

دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ غیر مقلدین کو ہدایت عطا فرمائیں اور امت کو اس فتنے سے بچائیں۔ آمین

مشہور غیر مقلد عالم نواب نور الحسن خان لکھتے ہیں:

منی ہر چند پاک ہے (عرف الجادی۔ ص ۱۰)

اور معروف غیر مقلد عالم وحید الزماں خان لکھتے ہیں:

منی خواہ گاڑھی ہو یا پتلی، خشک ہو یا تر ہر حال میں پاک ہے۔ (نزل الابرار۔ ج ۱ ص ۴۹)

اور نامور غیر مقلد عالم مولانا ابوالحسن محی الدین لکھتے ہیں:

منی پاک ہے اور ایک قول میں کھانے کی بھی اجازت ہے۔ (فقہ محمدیہ۔ ج ۱ ص ۴۶)

مشہور غیر مقلد عالم علامہ وحید الزماں لکھتے ہیں:

عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے (کنزالحقائق ص ۱۶)

معروف غیر مقلد عالم نوب نورالحسن خان لکھتے ہیں:

نماز میں جس کی شرمگاہ سب کے سامنے نمایاں رہی اس کی نماز صحیح ہے (عرف الجادی۔ ص ۲۲)

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

عورت تنہا بالکل ننگی نماز پڑھ سکتی ہے۔ عورت دوسری عورتوں کے ساتھ سب ننگی نماز پڑ ھیں تو نماز صحیح ہے۔ میاں بیوی دونوں اکے ھ مادر زاد ننگے نماز پڑھیں تو نماز صحیح ہے۔ عورت اپنے باپ، بیٹے، بھائی، چچا، ماموں سب کے ساتھ مادر زاد ننگی نماز پڑھے تو نماز صحیح ہے ۔

(بدورالاہلہ۔ ص ۳۹)

یہ نہ سمجھیں کہ یہ مجبوری کے مسائل ہوں گے۔ وحید الزماں وضاحت کہتے ہیں کپڑے پاس ہوتے ہوئے بھی ننگے نماز پڑھیں تو نماز صحیح ہے۔

(نزل الابرار۔ ج۱ ص ۶۵)

معروف غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

شرمگاہ کے اندر جھانکنے کے مکروہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔

(بدورالاہلہ۔ ص ۱۷۵)

آگے لکھتے ہیں:

رانوں میں صحبت کرنا اور دبر (پیچھے کے راستے) میں صحبت کرنا جائز ہے کوئی شک نہیں بلکہ یہ سنت سے ثابت ہے۔ (معاذاللہ۔ استغفر اللہ نقل کفر کفر نباشد)

(بدور الاہلہ۔ ص ۱۷۵)

اور مشہور غیر مقلد عالم وحید الزماں لکھتے ہیں:

بیویوں اور لونڈیوں کے غیر فطری مقام کے استعمال پر انکار جائز نہیں

(ہدیہ المہدی ج ۱۔ ص ۱۱۸)

آگے لکھتے ہیں:

دبر (پیچھے کے راستے) میں صحبت کرنے سے غسل بھی واجب نہیں ہوتا

(نزل الابرار۔ ج ۱ ص ۲۴)

علامہ وحید الزماں نے ایک عجیب و غریب مسئلہ غیر مقلدین وھابیوں کے لیے یہ بھی بیان کیا کہ:

خود اپنا آلہ ءتناسل اپنی ہی دبر میں داخل کیا تو غسل واجب نہیں۔

(نزل الابرار۔ ج ۱ ص ۲۴)

وحید الزماں لکھتے ہیں:

متعہ کی اباحت (جائز ہونا) قرآن کی قطعی آیات سے ثابت ہے

(نزل الابرار۔ ج ۲ ص ۳۳)

معروف غیر مقلد عالم نواب نور الحسن خان لکھتے ہیں:

جن کو زنا پر مجبور کیا جائے اس کو زنا کرنا جائز ہے اور کوئی حد واجب نہیں۔ عورت کی مجبوری تو ظاہر ہے۔ مرد بھی اگر کہے کہ میرا ارادہ نہ تھا مگر مجھے قوت شہوت نے مجبور کیا تو مان لیا جائے گا اگرچہ ارادہ زنا کا نہ ہو۔

(عرف الجادی۔ ص ۲۰۶)

مشہور غیر مقلد عالم نواب نور الحسن لکھتے ہیں:

ماں، بہن، بیٹی وغیرہ کی قبل و دبر (یعنی اگلی اور پچھلی شرمگاہ) کے سوا پورا بدن دیکھنا جائز ہے

(عرف الجادی۔ ص ۵۲)

علامہ وحید الزماں لکھتے ہیں:

جائز ہے کہ عورت غیر مرد کو اپنا دودھ چھاتیوں سے پلائے اگرچہ وہ مرد داڑھی والا ہو تا کہ ایک دوسرے کو دیکھنا جائز ہو جائے۔

(نزل الابرار ج ۲ ص ۷۷)

نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

چار کی کوئی حد نہیں (غیر مقلد مرد) جتنی عورتیں چاہے نکاح میں رکھ سکتا ہے

(ظفر الامانی۔ ص ۱۴۱)

نواب نور الحسن خان لکھتے ہیں:

اگر کسی عورت سے زید نے زنا کیا اور اسی زنا سے لڑکی پیدا ہوئی تو زید خود اپنی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔

(عرف الجادی۔ ص ۱۰۹)

مشہور غیر مقلد عالم نواب نور الحسن خان لکھتے ہیں:

اگر گناہ سے بچنا مشکل ہو تو مشت زنی واجب ہے۔

(عرف الجادی۔ ص ۲۰۷)

اور بعض صحابہ بھی مشت زنی کیا کرتے تھے۔ (معاذاللہ و نقل کفر کفر نباشد)

(عرف الجادی۔ ص ۲۰۷)

علامہ وحید الزماں لکھتے ہیں:

اگر بیٹے نے ایک عورت سے زنا کیا تو یہ عورت باپ کے لیے حلال ہے۔ اسی طرح اس کے برعکس بھی ہے

(نزل الابرار۔ ج ا ص ۲۸)

وحید الزماں لکھتے ہیں:

اگر کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا، خواہ زنا کرنے والا بالغ ہو یا نابالغ یا قریب البلوغ، تو وہ اپنے خاوند پر حرام نہیں ہوئی۔

(نزل الابرار ج ۲ ص ۲۸)

علامہ وحید الزماں لکھتے ہیں :

ایک عورت سے تین باری باری صحبت کرتے رہے اور ان تینوں کی صحبت سے لڑکا پیدا ہوا تو لڑکے پر **قرعہ اندازی ہو گی**۔ جس کے نام قرعہ نکل آیا اس کو بیٹا مل جائے گا۔ اور باقی دو کو یہ بیٹا لینے والا دو تہائی دیت دے گا۔

(نزل الابرار۔ ج ۲ ص ۷۵)

علامہ وحید الزماں لکھتے ہیں:

غیر مقلدین کے لیے بہتر عورت وہ ہے جس کی فرج (شرمگاہ) تنگ ہو اور جو شہوت کے مارے دانت رگڑ رہی ہو اور جو جماع کراتے وقت کروٹ سے لیٹتی ہو۔

(لغات الحدیث پ۶ ص ۴۲۸)

غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

عورت کو زیر ناف بال استرے سے صاف کرنے چاہئیں۔ اُکھاڑنے سے محل (شرمگاہ کا مقام) ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

(فتاویٰ نذیریہ۔ ج ۲ ص ۵۲۶)

معروف غیر مقلد عالم وحید الزماں غیر مقلد وھابیہ عورتوں کو حیض سے پاک ہونے کا طریقہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

عورت جب حیض سے پاک ہو تو دیوار کے ساتھ پیٹ لگا کر کھڑی ہو جائے اور ایک ٹانگ اس طرح اُٹھائے جیسے کتا پیشاب کرتے وقت اُٹھاتا ہے۔ اور روئی کے گالے فرج (شرمگاہ) کے اندر بھرے۔ پھر ان کو نکالے۔ اس طرح وہ پوری پاک ہو گی۔

(لغات الحدیث)

معروف غیر مقلد عالم مولوی ابوالحسن محی الدین لکھتے ہیں:

حائضہ حیض سے پاک ہو کر غسل کرلے پھر روئی کی دھجی کے ساتھ خوشبو لگا کر شرمگاہ کے اندر رکھ لے۔

(فقہ محمدیہ۔ ج ا ص ۳۲)

وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں:

خنزیر پاک ہے۔ خنزیر کی ہڈی، پٹھے، کھر، سینگ اور تھوتھنی سب پاک ہیں۔

(کنز الحقائق۔ ص ۱۳)

علامہ صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

خنزیر کے حرام ہونے سے اس کا ناپاک ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ ماں حرام ہے مگر ناپاک نہیں۔

(بدور الاہلہ۔ ص ۱۶)

غیر مقلد مترجم وحید الزماں خان لکھتے ہیں:

لوگوں نے کتے اور خنزیر اور ان کے جھوٹے کے متعلق اختلاف کیا۔ زیادہ راجح یہ ہے کہ ان کا جھوٹا پاک ہے۔ ایسے لوگوں نے کتے کے پیشاب، پاخانے کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ حق بات یہ ہے کہ ان کے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔

(نزول الابرار۔ ج ۱ ص ۵۰)

معروف غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

گدھی، کتیا اور سورنی کا دودھ پاک ہے

(بدور الاہلہ۔ ص ۱۸)

مفتی عبد الستار دہلوی امام فرقہ غربائے اہل حدیث کہتے ہیں:

حلال جانوروں کا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے۔ جس کپڑے پر لگا ہو اس سے نماز پڑھنی درست ہے۔ نیز بطور ادویات کے استعمال کرنا درست ہے۔

(فتاویٰ ستاریہ۔ ج ۱ ص ۱۰۵)

نواب نور الحسن خان لکھتے ہیں:

گھوڑا حلال ہے۔

(عرف الجادی۔ ص ۲۳۶)

غیر مقلد مفتی عبد الستار لکھتے ہیں:

گھوڑے کی قربانی کرنا بھی ثابت بلکہ ضروری ہے۔

(فتاویٰ ستاریہ۔ ج ۱ ص ۱۵۲-۱۴۷)

نواب نورالحسن خان صاحب لکھتے ہیں:
گوہ (چھپکلی نما ایک جانور) حلال ہے۔
(عرف الجادی۔ص ۲۳۶)

نواب نورالحسن خان صاحب لکھتے ہیں:
خارپشت (کانٹوں والا چوہا) کھانا حلال ہے۔
(عرف الجادی۔ص ۲۳۶)

نواب نورالحسن خان صاحب لکھتے ہیں:
بحری مردہ حلال ہے۔ (عرف الجادی۔ص ۲۳۶) یعنی مینڈک، خنزیر، کچھوا، کیکڑا، سانپ، انسان وغیرہ۔

نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:
خشکی کے وہ تمام جانور حلال ہیں جن میں خون نہیں۔ (بدورالاہلہ۔ص ۳۴۸) یعنی کیڑے، مکوڑے، مکھی، مچھر، چھپکلی وغیرہ۔

غیر مقلدین وھابی بدنصیب فرقے نے اپنی جنسی آگ بجھانے کے لیے قرآن پاک جیسی مقدس کتاب کو بھی نہ بخشا۔ معروف غیر مقلد عالم اور غیر مقلدین کے محدثِ ذی شان حافظ عبداللہ روپڑی نے قرآن کے معارف بیان کرتے ہوئے عورت اور مرد کی شرمگاہوں کی ہیئت اور مردوزن کے جنسی

ملاپ کی کیفیت جیسی خرافات بیان کر کے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کیا ہے۔ آیئے ان کے معارف کے کچھ نمونے دیکیں ر۔

غیر مقلدین کے محدثِ اعظم عبد اللہ روپڑی کہتے ہیں:

رحم کی شکل تقریباً صراحی کی ہے۔ رحم کی گردن عموماً چھ انگل سے گیارہ انگل اس عورت کی ہوتی ہے۔ ہم بستری کے وقت قضیب (آلہ ءمرد) گردنِ رحم میں داخل ہوتی ہے اور اس راستے منی رحم میں پہنچتی ہے۔ اگر گردنِ رحم اور قضیب لمبائی میں برابر ہوں تو منی وسط (گہرائی) رحم میں پہنچ جاتی ہے ورنہ ورے رہتی ہے۔

(تنظیم۔ یکم مئی ۱۹۳۲، ص۶، کالم نمبر۱)

حافظ عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں:

اور بعض دفعہ مرد کی منی زیادہ دفق (زور) کے ساتھ نکلے تو یہ بھی ایک ذریعہ وسط میں پہنچنے کا ہے۔ مگر یہ طاقت اور قوتِ مرد کی منی پر موقوف ہے۔ (حوالہ بالا)

حافظ عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں:

رحم، مثانہ (پیشاب کی تھیلی) اور رودہ مستقیم (پاخانہ نکلنے کی انتڑی) کے درمیان پٹھے رکی طرح سفید رنگ کا گردن والا ایک عضو ہے جس کی شکل قریب قریب الٹی صراحی کی بتلایا کرتے ہیں مگر پورانقشہ اس کا قدرت نے خود مرد کے اندر رکھا ہے۔ مرد اپنی آلت (آلہ ءتناسل) کو اُٹھا کر پیڑو کے ساتھ لگا لے تو آلت مع خصیتین رحم کا پورانقشہ ہے۔ (حوالہ بالا)

غیر مقلدین کے محدث روپڑی صاحب لکھتے ہیں:

آلت (آلہ ءتناسل) بمنزلہ گردن رحم کے ہے اور خصیتین بمنزلہ پچھلے رحم کے ہیں۔ پچھلا حصہ رحم کا ناف کے قریب سے شروع ہوتا ہے اور گردن رحم کی عورت کی شرمگاہ میں واقع ہوتی ہے۔ جیسے ایک آستین دوسرے آستین میں ہو۔ گردنِ رحم پر زائد گوشت لگا ہوتا ہے۔ اس کو رحم کا منہ کہتے ہیں اور یہ منہ ہمیشہ بند رہتا ہے۔ ہم بستری کے وقت آلت کے اندر جانے سے کھلتا ہے یا جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ قدرت نے رحم کے منہ میں خصوصیت کے ساتھ لذت کا احساس رکھا ہے۔ اگر آلت اس کو چھوئے تو مرد وعورت دونوں محظوظ ہوتے ہیں، خاص کر جب آلت اور گردنِ رحم کی لمبائی یکساں ہو تو یہ مرد وعورت کی کمال محبت اور زیادتی لذت اور قرار حمل کا ذریعہ ہے۔ رحم منی کا شائق ہے۔

اس لیے ہم بستری کے وقت رحم کی جسم گردن کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ گردن رحم کی عموماً چھ انگشت اسی عورت کی ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ گیارہ انگشت ہوتی ہے۔ (حوالہ بالا)

حافظ روپڑی لکھتے ہیں:

منہ رحم کا عورت کی شرمگاہ میں پیشاب کے سوراخ سے ایک انگلی سے کچھ کم پیچھے ک ہوتا ہے۔

(حوالہ بالا)

حافظ روپڑی غیر مقلد اندر کی پوری کہانی سے واقف ہیں۔ لکھتے ہیں:

اور گردن رحم کی کسی عورت میں دائیں جانب اور کسی میں بائیں جانب مائل ہوتی ہے۔ رحم کے باہر کی طرف اگرچہ ایسی نرم نہیں ہوتی لیکن باطن اس کا نہایت نرم، چکن دار ہوتا ہے تاکہ آلت کے دخول کے وقت دونوں محظوظ ہوں۔ نیز ربڑ کی طرح کھینچنے سے کھنچ جاتا ہے تاکہ جتنی آلت داخل ہو اتنا ہی

بڑھتا جائے۔ کنواری عورتوں میں رحم کے منہ پر کچھ رگیں سی تنی ہوتی ہیں جو پہلی صحبت میں پھٹ جاتی ہے۔ اس کو ازالہ بکارت کہتے ہیں۔

(تنظیم اہل حدیث روپڑی، یکم جون ۱۹۳۲۔ ص ۳، کالم نمبر ۳)

غیر مقلدین کے محدث اعظم حافظ عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں:

اور ہم بستری کی بہتر صورت یہ ہے کہ عورت چت لیٹی ہو اور مرد اوپر ہو۔ عورت کی رانیں اُٹھا کر بہت سی چھیڑ چھاڑ کے بعد جب عورت کی آنکھوں کی رنگت بدل جائے اور اس کی طبیعت میں کمال جوش آجائے اور مرد کو اپنی جانب کھینچے تو اس وقت دخول کرے۔ اس سے مرد عورت کا پانی اکٹھے ج نکل کر عموماً حمل قرار پاتا ہے۔

(بحوالہ ءاخبارِ محمدی، ۱۵ جنوری ۱۹۳۹ء، ص ۱۳، کالم نمبر ۳)

یہ تھے حافظ عبد اللہ روپڑی کے "**قرانی معارف**"۔ معروف غیر مقلد عالم مولوی محمد جونا گڑھی نے بھی یہ معارف اپنے اخبار محمدی" میں نقل کئے اور عنوان دیا عبد اللہ روپڑی، ایڈیٹر تنظیم کے معارف قرآنی، **اسے اب کوک شاستر کہیں یا لذت النساء یا ترغیب بدکاری ؟**

ان معارف قرآنی پر تبصرہ کرتے ہوئے معروف غیر مقلد عالم شیخ محمد جونا گڑھی، غیر مقلدین کے مفسر قرآن اور محدثِ ذی شان حافظ عبد اللہ روپڑی" کے بارے میں لکھتے ہیں:

روپڑی نے معارف قرآنی بیان کرتے ہوئے رنڈیوں اور بھڑووں کا ارمان پورا کیا اور تماش بینوں کے تمام ہتھکنڈے ادا کئے۔

(اخبار محمدی، ۱۵ اپریل ۱۹۳۹، ص ۱۳)

محمد جوناگڑھی صاحب کی مہذب زبان کانمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔افسوس کہ آج سعودیہ میں جو اردو ترجمہ قرآن تقسیم ہورہاہے وہ اسی محمد جوناگڑھی کا ہے۔
کاش سعودی حکومت کسی متقی سنی عالم کاترجمہ قرآن شائع کرنے کااہتمام کرتی۔

یہ توتھے بطور نمونہ غیر مقلدین کی چند کتابوں کے چند حوالے۔ورنہ اگر آپ غیر مقلدین کی کتابوں کو اُٹھاکر دیکھیں تو آپ کو بے شمار حیاسوز اور گندے مسائل ملیں گے اور وہ بھی قرآن وحدیث کے نام پر اور پھر چلیں ہیں فتاوی رضویہ کامقابلہ کرنے۔۔!!!

آخر میں ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ جتنے گندے اور حیاباختہ مسائل غیر مقلدین نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے منسوب کئے ہیں کیا کسی ہندو، سکھ، یہودی یا قادیانی نے بھی اپنے مذہبی پیشواؤں سے منسوب کیے ہیں؟

یا غیر مقلدین ان سب پر سبقت لے گئے ہیں ؟

موحدین ھند کی علمی و عملی حالت
غیر مقلدین کے کفریہ عقائد ونظریات

عقائد اعمال کی روح اور جان ہوتے ہیں اگر عقائد صحیح ہوں تو اعمال بھی صحیح ہوتے ہیں اور اگر عقائد خراب ہو جائیں تو ان کی خرابی تمام اعمال پر اثر انداز ہوتی ہے

خواہ وہ کتنے ہی اخلاص وللّٰہیت اور سنت کے مطابق ادا کئے گئے ہوں اسی لئے قرآن وحدیث میں عقائد کی تصحیح پر بہت زور دیا گیا ہے۔

موجودہ دور میں غیر مقلدین وھابی اپنے آپ کو سب سے زیادہ صحیح العقائد موحد اور حق پرست سمجھتے ہیں اور اپنے سواسب کو فاسد العقائد مشرک اور گمراہ سمجھتے ہیں

ذیل میں غیر مقلدین کے اکابر واصاغر کے چند عقائد و نظریات پیش کئے جاتے ہیں جس سے ایک تو غیر مقلدین کے قول وفعل کے تضاد کا کچھ اور کفریہ عقائد کا اندازہ ہو سکے گا، دوسرے حق وباطل میں بھی امتیاز ہو گا اور معلوم ہو گا کہ توحید کے یہ نام نہاد علمبردار خود کتنے پانی میں ہیں۔

اللہ تعالی کے بارے میں غیر مقلدین وھابیہ کے عقائد

۱۔ خدا عرش پر بیٹھا ہے اور عرش اس کا مکان ہے (یعنی للہ ہر جگہ موجود نہیں۔معاذ للہ)

(رسالۃ الاختواء علی مسلۃ الاستواء ھدیۃ المھدی ص ۹)

۲۔ اللہ تعالی کا چہرہ، آنکھ ، ہاتھ ، ہتھیلی ، مٹھی ، انگلیاں ، کلائی ، بازو ، سینہ ، پہلو ، کمر ، پاؤں ، ٹانگ اور سایہ اس کی شان کے مطابق ہیں۔

(ھدیۃ المھدی ص ۹)

۳۔ اللہ تعالی جس صورت (انسان ، چرند ، پرند ، جانور و غیرہ) میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے۔

(ھدیۃ المھدی ص ۹)

۴۔ مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اللہ تعالی کی صفت ہے۔

(ھدیۃ المھدی ص ۹)

انبیاء علیہم السلام کے بارے میں غیر مقلدین وھابیہ کے عقائد

۵۔عصمت مطلقہ (معصوم ہونا) آپ صلی للہ علیہ وسلم کے واسطے ثابت نہیں ہے ورنہ صحابہ کرام رضی للہ عنہم آپ علیہ السلام کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔

(تحقیق الکلام فی مسلۃ البیعہ والہام ص ۴۴،۴۵)

۶۔ائمہ رحمہ للہ وصحابہ رضی للہ عنہم تو کجا خود رسالت مآب صلی للہ علیہ وسلم اپنی رائے سے کچھ فرمائیں تو وہ بھی حجت نہیں۔ نقل کفر کفر نباشد

(طریق محمدی ص ۵۷)

۷۔رام چندر، کرشن جی، لچھمن جو ہندوؤں میں ہیں اور زرتشت جو فارسیوں میں ہیں اور کنفیوشس اور مہاتما بدھ جو چین و جاپان میں ہیں اور سقراط و فیثاغورث جو یونان میں ہیں ہم پر واجب ہے کہ ان تمام انبیاء ورسل پر ایمان لائیں (العیاذ باللہ)

(ھدیۃ المھدی ص ۸۵)

۸۔انبیاء علیہم السلام سے احکام میں دین میں بھول چوک ہو سکتی ہے۔

(رد تقلید بکتاب الجید ص ۱۳)

۹۔خطبہ جمعہ میں خلفاء الراشدین کا ذکر کرنا بدعت ہے۔

(ھدیۃ المھدی ص ۱۱۰)

۱۰۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی للہ عنہ کا حضرت عمر رضی للہ عنہ کو خلیفہ ثانی مقرر کرنا اصل اسلام کے خلاف تھا۔

(طریق محمدی ص ۸۳)

۱۱۔فاروق اعظم رضی للہ عنہ نے صاف صاف موٹے مسائل میں غلطی کی۔

(طریق محمدی ص ۵۴)

۱۲۔روز مرہ کے مسائل حضرت عمر رضی للہ عنہ سے مخفی رہے۔

(طریق محمدی ص ۵۵)

۱۳۔ حضرت عمر رضی للہ عنہ کا فتوی حدیث رسول صلی للہ علیہ وسلم کے خلاف تھا۔

(تیسیر الباری ص۱۶۹ جلد ۷)

۱۴۔ہم نے عمر رضی للہ عنہ کا کلمہ نہیں پڑھا جو ان کی بات مانیں۔

(فتاوی ثنائیہ جلد ۲ ص ۲۵۲)

۱۵۔حضرت عمر رضی للہ عنہ کے بہت سے مسائل حدیث رسول للہ صلی للہ علیہ وسلم کے خلاف تھے۔

(فتاوی ثنائیہ جلد ۲ ص ۲۵۲)

۱۶۔ حضرت عمر رضی للہ عنہ کا فعل نہ قابل حجت ہے نہ واجب العمل۔

(فتاوی ثنائیہ جلد ۲ ص ۲۵۲)

۱۷۔ متعہ سے اگر حضرت عمر رضی للہ عنہ منع نہ کرتے تو کوئی زانی نہ ہوتا۔

(لغات الحدیث جلد ۴ ص ۱۸۶)

۱۸۔ حضرت عمر رضی للہ عنہ کا فتوی حجت نہیں۔

(فتاوی ستاریہ جلد ۲ ص ۶۵)

۱۹۔ اجتہاد عمر رضی للہ عنہ حدیث رسول للہ صلی للہ علیہ وسلم کے خلاف تھا۔

(تیسیر الباری جلد ۷ ص ۱۷۰)

۲۰۔ حضرت عمر رضی للہ عنہ کا عمل قابل حجت نہیں

(فتاوی ثنائیہ جلد ۲ ص ۲۳۳)

۲۱۔ اذان عثمانی رضی للہ عنہ بدعت ہے اور کسی طرح جائز نہیں۔

(فتاوی ستاریہ جلد ۳ ص ۸۵,۸۶,۸۷)

۲۲۔ حضرت علی رضی للہ عنہ کی خود ساختہ خلافت کا چار، پانچ سالہ دور امت کے لئے عذاب خداوندی تھا۔

(صدیقہ کائنات ص ۲۳۷)

۲۳۔ حضرت علی رضی للہ عنہ کی وفات کے بعد امت نے سکھ کا سانس لیا۔

(صدیقہ کائنات ص ۲۳۷)

۲۴۔ آپ رضی للہ عنہا دنیائے سبائیت (شیعت) کے منتخب خلیفہ تھے۔ (استغفر اللہ)

(صدیقہ کائنات ص ۲۳۷)

۲۵۔ نبی علیہ السلام کی زندگی ہی میں آپ (علی رضی للہ عنہ) حصول خلافت کے خیال کو اپنے دل میں پروان چڑھانے میں مشغول تھے۔

(صدیقہ کائنات ص ۲۳۷)

۲۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تین طلاقوں کو تین کہنے کا فیصلہ غصہ کی بنیاد تھا۔

(تنویر آلافاق فی مسئلۃ الطلاق ص ۱۰۳)

۲۷۔ خلفاء الراشدین نے قرآن و سنت کے خلاف فیصلے دیئے اور امت نے اس کو رد کر دیا ۔

(تنویر آلافاق فی مسئلۃ الطلاق ص ۱۰۷)

۲۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے دو آیات اور کئی احادیث کو پیش کیا گیا مگر انہوں نے مصلحت کی وجہ سے نہ مانا۔

(تنویر آلافاق ص ۱۰۸)

۲۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سمجھ معتبر نہیں۔

(شمع محمدی ص ۱۹)

صحابہ کرام رضوان اللہ علہیم اجمعین کے بارے میں غیر مقلدین کے کفریہ نظریات

۳۰۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان کرنا جائز نہیں ہیں۔

(لغات الحدیث جلد ۲ ص ۳۶)

۳۱۔ معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ شریر تھے۔

(لغات الحدیث جلد ۲ ص ۳۶)

۳۲۔ اسلام کا سارا کام معاویہ رضی اللہ عنہ نے خراب کیا۔

(لغات الحدیث جلد ۳ ص ۱۰۴)

۳۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول حجت نہیں۔

(تیسیر الباری جلد ۷ ص ۱۶۵)

۳۴۔ بعض صحابہ مشت زنی کرتے تھے۔ (استغفر اللہ، اللہ کی پناہ)

(عرف الجادی ص ۲۰۷)

۳۵۔ صحابی رضی اللہ عنہم کا قول حجت نہیں ہے۔

(فتاوی نذیریہ جلد ۱ ص ۳۴۰)

۳۶۔ موقوفات (اقوال و افعال) صحابہ رضی اللہ عنہم حجت نہیں۔

(رسالہ عبد المنان ص ۵۹-۸۵-۸۴-۸۱-۱۴)

۳۷۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی درایت (سمجھ) معتبر نہیں۔

(تحفۃ الاحوذی جلد ۲ ص ۴۴، شمع محمدی ص ۱۹)

۳۸۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم فاسق تھے۔

(نزل الابرار جلد ۳ ص ۹۴)

۳۹۔متاخرین علماء صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہوسکتے ہیں

(ھدیۃ المہدی ص ۹۰)

۴۰۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور فقہا رحمہ اللہ کے اقوال گمراہ کن ہیں۔ معاذاللہ

(فتاوی ثنائیہ جلد ۲ ص ۲۴۷)

۴۱۔اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم حجت نہیں۔

(عرف الجادی ص ۲۰۷-۱۰۱-۸۰-۵۸-۴۴)

۴۲۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی فہم معتبر نہیں۔

(الروضۃ الندیہ ص ۹۸)

۴۳۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی ۴/۳ دیانتداری کوچ کرگئی۔

(لغات الحدیث جلد ۳ ص ۱۶۰)

قادیانیوں سے متعلق غیر مقلدین کے عقائد

مولوی ثناء اللہ امر تسری صاحب لکھتے ہیں:

مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطۂ محمدیت کی وجہ سے میں ان کو بھی اس میں شامل سمجھتا ہوں۔

(اخبار اہل حدیث امر تسر ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء بحوالہ ترک تقلید کے بھیانک نتائج)

مرزائن سے نکاح جائز ہے

(اخبار اہل حدیث امر تسر ۲ نومبر ۱۹۳۳ء بحوالہ ترک تقلید کے بھیانک نتائج)

میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر کلمہ گو کے پیچھے ۳(نماز میں) اقتدا جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی

(اخبار اہل حدیث ۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء فتوی امام ربانی ص ۵۰)

غیر مقلدین کے کارنامے

جب انگریز کے منحوس قدم یہاں آئے تو یورپ سے ذہنی آوارگی مادر پدر آزادی اور دینی بے راہ روی کی سوغات ساتھ لائے مذہبی آزادی اور مذہبی تحقیق کے خوش نما اور دلفریب عنوانوں سے مسلمانوں میں افتراق کی مہم شروع کی گئی، تحقیق اور ریسرچ کے نام سے متواتر قران پاک کے بارے میں شبہات ڈالے گئے، متروک اور شاذ قراتوں کو متواتر قران سے ٹکرا دیا گیا،

انگریز کے زیر سایہ پادریوں نے اس مہم کا آغاز کیا اور روافض نے اس کو کمال تک پہنچا دیا، رسول اقدس ﷺ کی متواتر سنت کے خلاف پادری فانڈر نے **میزان الحق** میں اور پھر پادری عماد الدین نے جو آواز **تحقیق الایمان** میں اٹھائی اس کو سر سید احمد خان غیر مقلد لے اڑے، پھر اسلم جیر اجپوری سابق غیر مقلد اور غلام احمد پرویز سابق غیر مقلد نے اس تحریک کو پروان چڑھایا، قرآن وسنت پر حملوں کے بعد اب فقہ اسلامی کی باری تھی جس کے ذریعہ احکام نبوی ﷺ عموماً اور نماز نبوی ﷺ خصوصاً تواتر علمی کے ساتھ امت میں پھیلی ہوئی تھی یہ نماز جس طرح ایک بہت بڑی روحانی عبادت ہے اسی طرح مسلمانوں میں اتحاد و یک جہتی کا بہت بڑا ذریعہ ہے،

مسلمان نماز کے لئے پانچ وقت مسجد میں جمع ہوتے ہیں افتراق پسند حکومت برطانیہ کو جس کی پالیسی ہی یہ تھی کہ لڑاؤ اور حکومت کرو مسلمانوں کا اتحاد کیسے پسند آتا، آخر ایک فرقہ ایسا پیدا کیا گیا جو اس متواتر نماز کو غلط کہے نمازیوں کے دلوں میں شبہات پیدا کرے متروک شاذ اور مرجوع روایات کو متواتر نماز سے ٹکرا دے اور جو حشر پادری فانڈر نے قرآن کا کیا تھا وہی حشر نماز کا ہو جائے چنانچہ اس سلسلہ میں حکومت برطانیہ نے وکیل اہل حدیث ھند کو جاگیر دی اس نے ایک رسالہ جہاد کے خلاف لکھا جس کا نام **الاقتصاد فی مسائل الجہاد** ہے اور رسائل اہل حدیث جلد اول میں چھپ چکا ہے اس میں سارا زور لگایا گیا کہ انگریز کے خلاف جہاد حرام ہے اور ایک اشتہار اہل سنت کی متواتر نماز کے خلاف شائع کیا اور اس متواتر نماز کو غلط قرار دیا اور شہر شہر گاؤں گاؤں تقسیم کر کے ہر مسجد کو میدان جنگ بنا دیا

اس فرقہ کی کارکردگی کا خلاصہ دو ہی کام تھے انگریز کے خلاف جہاد حرام اور مسلمانوں کی مساجد میں فساد فرض۔

بدعات وخرافات پر
وھابیوں سے بارہ سوالات
موجودہ حالات کے تناظر میں

غیر مقلد وہابی یہ جھوٹا دعوی کرتے ہوئے کبھی نہیں تھکیں گے کہ وہابی فرقہ کی بنیاد قرآن وحدیث پر ہے۔۔۔ اور ان کا ہر عمل قرآن وسنت کے مطابق ہی ہوتا ہے۔

یہ وہابیوں کا کھلا ہوا فریب اور دھوکہ ہے۔ حقیقت یہ کہ وہابی فرقہ بدعات میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس کی بنیاد ہی بدعات وخرافات پر ہے۔

سعودی اقتدار اور اس حکومت میں ہو رہی ہزار خرافات کو سارے وہابی بہ خوشی تسلیم کر لیتے ہیں یہ ان کی کھلی ہوئی مفاد پرستی ہے کہ کہیں کچھ کہہ دیا تو ریال شریف آنا بند۔ یہ تماشہ بھی عجیب ہے کہ بدعتوں پر جس گمراہ فرقے کی عمارت کھڑی ہے۔ اس سے وابستہ لوگ سنی مسلمانوں سے اہل سنت کے عقائد ومعمولات پر قرآن وحدیث سے دلائل طلب کرتے ہیں۔

الحمدللہ۔۔۔۔ اہل سنت وجماعت کے تمام عقائد ومعمولات کا سرچشمہ قرآن وحدیث ہی ہے۔

اسلام کے نام پر ایجاد کی جانے والی تمام بدعات وخرافات کی مخالفت اور مذمت کرنے میں علمائے اہل سنت نے کبھی کوئی رعایت نہیں کی۔ امام عشق ومحبت امام اہل سنت اعلی حضرت **امام احمد رضا خاں** بریلوی علیہ الرحمہ بدعات وخرافات سے سخت نفرت کیا کرتے تھے آپ نے بدعات وخرافات کے رد میں جو انتہائی سخت موقف اختیار فرمایا اس کا ثبوت فتاوی رضویہ میں جگہ جگہ موجود آپ کے سینکڑوں فتاوی کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اہل سنت کے عقائد و معمولات پر سنی مسلمانوں سے سوالات پوچھنے کا حق وہابیوں کو نہیں ہے کہ کون سی چیز کہاں سے آئی ہے۔۔؟؟ کچھ پوچھنے سے قبل انہیں پہلے یہ بتانا ہو گا کہ۔۔۔

1۔ یہ سعودی ڈے کہاں سے آیا ہے؟ کیا یہ ضلالت اور بربادی کی طرف لے جانے والی بدعت نہیں
عید میلاد النبی کو شرک و بدعت قرار دینے والوں کے لیے سعودی ڈے جسے عید الوطنی کا نام دیا جاتا ہے کا اہتمام کس طرح ایمان اور اسلام بن جاتا ہے۔۔؟؟؟
اور یومِ دفاع جسے سعودی گورنمنٹ یوم القوات المسلحہ یا دیگر لفظوں میں دفاع المدنی کا نام دیتی ہے، ذرا بتانا پسند کرینگے کہ یہ وھابی نام کہاں سے لائے ہیں؟
اور ابھی چند دنوں پہلے سعودیہ میں یوم العید الوطنی دن منایا گیا ان دنوں میں سعودیہ میں لاکھوں کروڑوں ریالوں کا بڑی تزک و احتشام کیساتھ ضیاع ہوتا ہے سعودی نجدی لڑکوں کا ہزاروں ریالوں سے اپنی گاڑیوں کو سجانا اس پر پھول ڈیزائین بنا کر اپنے ملک کے جھنڈے پینٹ کرنا، اور پھر اس پر اپنے بادشاہوں اور نجدی شہزادوں کی تصاویر بنانا اور پھر خبروں میں اسکی تشہیر کر کر کے بیان کرنا، اور اپنے بادشاہوں کی خدمات کو سراہنا اور انہیں خراج عقیدت پیش کرنا، اپنے ملک کے جھنڈے کی جگہ جگہ پرچم کشائی کرنا اور دھڑلے سے اپنے گھروں مکان کی چھتوں اپنی گاڑیوں سرکاری اداروں میں لہرانا۔۔۔
اور اس پر باور کرانا کہ الحب الوطنی من الایمان

تو اپنے وطن سے محبت کرنے کی بنا پر کب سے اور کتنے وھابی سلفی فضیلۃ الشیخوں نے ان تمام امور کے جواز کا فتوی دیا اور جائز کہا؟ کیا سعودیہ نجدی علماء وطن سے محبت کی بنا پر یہ تمام خوشیاں منانا قرآن و حدیث سے ثابت کر سکتے ہیں۔۔؟؟
اور اگر رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی و فرحت میں یہی تمام امور بجالائے جائے تو کیونکر بدعت و ناجائز ہے۔۔؟؟
کیا سعودی ڈے کی اہمیت حضور سیّدِ عالم ﷺ کی یوم ولادت باسعادت سے بڑھ کر ہے؟؟؟

2۔ یہ آپکے بڑے بڑے مدارس کہاں سے آئے ہیں نجدی صاحب ؟
کیا ان مدارس کا نصاب اور قیام کُل کا کُل بدعت نہیں۔۔۔۔؟

3۔مکہ شریف اور مدینہ منورہ کی مساجد پر لگائے گئے یہ لاکھوں کروڑوں ریالوں کے مینار اور گنبد کہاں سے آئے ہیں ؟کیا یہ کھلی ہوئی بدعت نہیں ؟
اگر گنبد خضرا کو (معاذاللہ و نقل کفر کفر نباشد) گرانے کے فتوے دیے جاسکتے ہیں تو مکہ کے میناروں کو گرانے کا فتوی کیوں نہیں؟؟ یا اونچے میناروں کو بنانے کی قرآن و حدیث میں اجازت ہے۔۔؟؟

4۔سعودی کرنسی پر یہ گمراہ وہابی نجدی شاہ فہد ،شاہ عبدالعزیز ،شاہ عبداللہ اور شاہ فیصل سعود حکمرانوں کی تصاویر کہاں سے آئی ہیں ؟
کیا یہ جہنم میں لے جانے والی نجدی بدعت وہابیوں کی پیداوار نہیں۔۔۔۔۔؟

5۔یہ سعودی عرب کا نام کہاں سے آیا ھے ؟
کیا یہ مقدس ترین ملک۔۔۔۔نجدیوں وہابیوں کے باپ داداوں کی ملکیت تھی جو اسے ظالم وجابر سعود نامی بدنام زمانہ غاصب حکمراں کے نام منسوب کردیا گیا۔۔۔۔۔؟

6۔یہ وہابیوں کے اخبارات اور رسائل کہاں سے آئے ہیں۔۔۔؟ کیا یہ بدعت نہیں؟

7۔یہ پرنٹ کیا ہوا کاغذ پر قرآن کہاں سے آیا ؟
اور ہر سال حجاج کو جو کتابیں اور ترجمہ تفسیر والا قرآن مفت تقسیم کیا جاتا ہے کیا اس طرح قرآن کو چھاپنا اور بانٹنے کی ہدایت اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) نے دی ہے ؟

8۔یہ جدہ اور ریاض الدعوہ پریس سے چھپی حدیث کی کتابیں کہاں سے آئی ہیں ؟
کیا یہ حدیث کی کتابوں کا جدید انداز میں چھاپنا اور منظرعام پر لانا بدعت نہیں۔۔۔؟

9۔یہ جلسے اور کانفرنسوں کی بدعات کا سلسلہ کہاں سے آپ نے نکالا ہے ؟

10۔یہ اہل حدیث اور سلفی نام کا بدعتی فرقہ کہاں سے آیا ہے ؟

11۔یہ سوشل میڈیا کے ذریعے وہابی فرقہ کے گمراہ کن عقائد و نظریات کی تبلیغ و اشاعت کی اجازت کہاں سے آئی ہے ؟

12۔یہ ڈاکٹر ذاکر نائیک اور ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کو سعودی حکومت کے ذریعے دیے جانے والے سعودی ایوارڈ کی بدعت کہاں سے آئی ہے۔۔۔؟

ضروری خبرگیری۔۔!!

پہلے ان تمام باتوں کا واضح اور روشن ثبوت وہابی علماء و مبلغین **قرآن وحدیث** سے پیش کریں۔۔۔۔۔

اس کے بعد سنی مسلمانوں سے یہ دریافت کرنے کا حق انہیں حاصل ہو سکے گا کہ عید میلاد سلام وقیام اور عرس ونیاز کہاں سے آئے ہیں۔۔۔۔؟

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ مُلاّ مرے آزمائے ہوئے ہیں